دینی علوم اور سائنسی فنون کی تعلیمات کا علمبردار

ماہنامہ

علم و سائنس

اسلام آباد

شعبان: ۱۴۳۸/ شمارہ: 01/ مئی: 2017

سرپرست اعلیٰ

شیخ الحدیث حضرت مولانا

قاضی مشتاق احمد صاحب

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ضلع راولپنڈی

سرپرست

حضرت مولانا

مفتی مجیب الرحمن صاحب

مہتمم جامعہ محمدیہ، صادق آباد، راولپنڈی

زیر نگرانی

استاد العالمین

حضرت مولانا نعمان حاشر صاحب

سینئر نائب صدر: پاکستان علماء کونسل، پنجاب

قرآن پاک تجوید سے پڑھیں

لائی فائی ٹیکنالوجی

وائبر کا سیکرٹ چیٹ فیچر

سمارٹ فون ایپ سینسر ٹول

نومسلم خاتون کا انٹرویو

ان کے علاوہ اور بہت کچھ جو آپ چاہیں............

قرآن وسنت اور سائنسی علوم کی تعلیمات کا علمبردار

ماہنامہ علم و سائنس اسلام آباد

رجب: ۱۴۳۸	شمارہ: 01	اپریل: 2017

قیمت فی شمارہ: 30 سالانہ: 360

ای میل: Email: shumarah@ilmoscience.com
فیس بک ایڈریس: Face book: Ilm o Science
ٹویٹر ایڈریس: Twiter: Ilm o Science
ویب سائٹ: Web: www.ilmoscience.com
ای میل: Email: mudeer@ilmoscince.com

فون نمبر: Phone: 0333-5182347 , 0315-6791331 , 0303-3181987
0344-9450609 , 0333-5491331 , 0322-9873038

فہرست

اداریہ

موجودہ دور جسے میڈیا کا دور کہا جاتا ہے، اس میں مسلمانوں میں بے دینی، فحاشی اور عریانی پھیلانے کے لیے باطل کی جانب سے جس قدر کوششیں ہو رہی ہیں، اس سے پہلے شاید کہ کبھی ہوئی ہوں، مسلمانوں میں بدعات اور خلاف شرع رسومات کے رواج اسی طرح ظاہری او رباطنی گناہوں کو عام کرنے اور مسلمانوں کے عقیدے اور نظریات کو بگاڑنے اور انہیں و اسلامی تعلیمات کے علاوہ دین سے بھی دور کر کے کفر کی دہلیز پر پہنچانے کی سر توڑ کوششیں جاری ہیں۔

ان حالات میں اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ ایک اسلامی اور مثبت سوچ کے ساتھ نظریاتی صحافت بھی کی جائے کیوں کہ نظریاتی اور اسلامی صحافت معاشرہ کی مثبت تشکیل، فکری استحکام، ملکی ترقی کے فروغ، ثقافتی ہم آہنگی، تعلیم وتربیت، اصلاح و تبلیغ، رائے عامہ کی تشکیل، خیر وشر کی تمیز اور حقائق کے انکشاف میں بہت مدد دیتی ہے۔

اس سلسلے میں اہل حق کی جانب سے مختلف فورم پر کسی حد تک کوششیں جاری ہیں جو نہ ہونے سے بہت بہتر ہیں لیکن انھیں کافی نہیں کہا جاسکتا ہے چنانچہ انھیں کوششوں کو تقویت دینے کے لیے اس فورم پر یہ شمارہ لایا جا رہا ہے جو اب آپ کے ہاتھوں میں ہے اور یہ شمارہ تازہ ہوا کا ایک جھونکا ضرور ثابت ہوگا۔

اس شمارے کا نام علم وسائنس ہے، اس میں اسلام اور اہل حق کی ترجمانی کے ساتھ ساتھ دیگر علوم اور فنون پر بھی آپ کو مستند معلومات ملیں گی۔ کیوں کہ دین جو ہمارا مقصد ہے اور دنیا جو ہماری ضرورت ہے ان دونوں میں کسی ایک سے بھی صرف نظر نہیں کیا جاسکتا ہے لہذا اس شمارے کی وجہ تخلیق بھی یہی تھی کہ ایک ہی فورم پر دونوں کا درست حصول ممکن بنایا جائے اس کے علاوہ شمارے کی مزید خوبیاں آپ کو شمارہ میں پڑھنے کے بعد پتہ چلیں گی۔

اس شمارے کے سرپرست اعلی معروف علمی شخصیت، شیخ الحدیث، استاد العلماء حضرت مولانا قاضی مشتاق صاحب دامت برکاتھم العالیہ ہیں جو کسی تعارف کے محتاج نہیں۔

استاد محترم اس وقت راولپنڈی کے دو بڑے اداروں میں شیخ الحدیث کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور تشنگان علوم کی پیاس بجھانے میں مصروف ہیں۔ آپ کے سینکڑوں شاگرد ہیں جنھوں نے آپ سے علمی فیض حاصل کیا، آپ کی درویشی اور فقیری کا ذکر چہار سو ہیں آپ کو اللہ تعالی نے بہت سی ظاہری اور باطنی خوبیوں سے نوازا ہے آپ ختم نبوت ضلع راولپنڈی کے امیر بھی ہیں۔

اس شمارے کے سرپرست معروف مذہبی سکالر حضرت مولانا مفتی مجیب الرحمان صاحب دامت برکاتھم العالیہ

ہیں آپ راولپنڈی صادق آباد کے معروف ادارے جامعہ محمدیہ کے مہتمم اور راولپنڈی اور اسلام آباد کی سطح پر علماء کی جماعت کے امیر بھی ہیں آپ کو اللہ تعالی نے بڑا علمی مقام دیا ہے جو اہل علم میں مسلم بھی ہے اس کے علاوہ آپ کو حضرت اقدس مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی کی طرف سے خلافت اور اجازت بیعت بھی ہے۔

یہ شمارہ زیرنگرانی استاد العالمین حضرت مولانا نعمان حاشر کے ہے، آپ کی درویشی اور سادگی اپنی مثال آپ ہے۔آپ کا اہل علم میں بہت بلند مقام ہے آپ راولپنڈی کے معروف ادارے جامعۃ العلوم الاسلامیہ المدنیہ کے مہتمم اور پاکستان علماء کونسل صوبہ پنجاب کے سینئر نائب صدر ہیں۔

اس شمارے کا مدیر اعلی بندہ خاکسار ہے اللہ تعالی کے فضل وکرم سے بندہ کو بہت سارے فنون پر عبور حاصل ہیں اور یہ ملکہ اہل فنون کے ہاں مسلم ہے بندہ کو اہل علم کی جماعت سے بھی نسبت ہے۔

مدیر مولانا محمد عبداللہ ہیں جن کا علمی میدان کے علاوہ کمپیوٹر کے پروگرامنگ پلے میں وسیع تجربہ ہے اور ایک دنیا اس کی معترف بھی ہیں آپ کافی عرصے سے اس میدان میں کام کرتے آرہے ہیں اور ہنوز بھی اس میدان میں کام کررہے ہیں۔

معاون مدیر میاں محمد شاہد شریف ہیں جو کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی دنیا کے ماہر ہیں آپ کو انٹرنیٹ سے متعلق وسیع تجربہ حاصل ہے آپ پاکستان کی سطح پر نیٹ کی دنیا کے نمبرون اردو فورم کے ہیڈ بھی رہ چکے ہیں اس کے علاوہ بھی آپ نے بہت سارے ملکی اور غیر ملکی فورمز پر خدمات سرانجام دی ہیں۔

مجلس مشاورت میں موجود احباب بھی اس شمارے میں اپنی اپنی خدمات سرانجام دیں گے اور اللہ کے فضل وکرم سے اس جماعت میں بھی جتنے حضرات موجود ہیں وہ سارے کے سارے کسی نہ کسی علم وفن کے شعبے سے وابستہ ہیں۔

اس شمارے کو چلانے والے احباب کی بہت ساری ایسی خوبیاں بھی تھیں جنھیں طوالت کے خوف سے رقم نہیں کیا گیا جنھیں انشاءاللہ آپ اگلے شماروں میں عمل کی صورت میں ملاحظہ کریں گے اور ہم امید کرتے ہیں کہ اس فورم پر ہمارا یہ شمارہ آپ قارئین کی امیدوں پورا اتریگا اور اس سے وابستہ جو امیدیں آپ رکھیں گے تو اللہ کے فضل سے آپ کو ان میں مایوسی نہیں ہوگی۔والسلام

اللہ تعالی ہم سب کا حامی وناصر ہو

حمد باری تعالیٰ

لا الٰہ اِلاّ اللہ

جہانِ فکر و نظر، لا الٰہ اِلاّ اللہ
متاعِ اہلِ خبر، لا الٰہ اِلاّ اللہ

یہ ذِکر حق کی متاعِ عزیز کیا شے ہے
نہیں کسی کو خبر، لا الٰہ اِلاّ اللہ

زہے نصیب یہ دولت اگر مجھے مل جائے
ہو لب پہ شام و سحر، لا الٰہ اِلاّ اللہ

نجوم و شمس و قمر بھی فریب دے نہ سکے
خلیل کی ہے نظر، لا الٰہ اِلاّ اللہ

کہیں بھی بحرِ معاصی میں غرق ہو جاتے
نہ ہوتا ساتھ اگر، لا الٰہ اِلاّ اللہ

ہر ایک ذرہ ہے مصروفِ یادِ حق کیفیؔ
وہ برگ ہو کہ شجر، لا الٰہ اِلاّ اللہ

نعت رسول مقبول ﷺ

حسرت ہے تیری راہ کے ذروں کو سجا دوں
ترے کف پا کے تلے پلکوں کو بچھا دوں

گھیرے ہیں مجھے یاس کی تاریک گھٹائیں
لاتقنطو کی آیہ کا مفہوم سجھا دوں

ہر جا ہی ہے ارزاں تری امت کا لہو آج
طاقت نہیں پیغام ترا کیسے سنا دوں

طائف میں جولوگوں نے تجھے زخم دیئے تھے
خواہش ہے اسی خاک پہ خون اپنا بہا دوں

جس دین نے اک دور میں دنیا کو اجالا
اے کاش اسی شمع کو راہوں پہ جلا دوں

صدقے میں نبی ﷺ کے مجھے اعجاز عطا ہو
میں خوابِ گراں سے ترے بندوں کو جگا دوں

نسبت جو مجھے آپ ﷺ سے ہے اے شہ عالم
اس کے لئے آسائش ہستی کو بھلا دوں

ہو میرا درود آپ پہ اور آل ﷺ پہ رحمت
ہو عشق وہ آداب جنوں خود کو سکھا دوں

تفسیر سورہ فاتحہ

ہر تعریف اللہ کی ہے: یعنی سب تعریفیں عمدہ سے عمدہ اول سے آخر تک جو ہوئی ہیں اور جو ہوں گی خدا ہی کو لائق ہیں۔ کیونکہ ہر نعمت اور ہر چیز کا پیدا کرنے اور عطا کرنے والا وہی ہے خواہ بلاواسطہ عطا فرمائے یا بالواسطہ جیسے دھوپ کی وجہ سے اگر کسی کو حرارت یا نور پہنچے تو حقیقت میں آفتاب کا فیض ہے۔

عالمین کے معنی:۔ مجموعہ مخلوقات کو عالم کہتے ہیں اور اسی لئے اس کی جمع نہیں لاتے۔ مگر آیت میں عالم سے مراد ہر ہر جنس (مثلاً عالم جن، عالم ملائکہ، عالم انس وغیرہ) ہیں۔ اس لئے جمع لائے تاکہ جملہ افراد عالم کا مخلوق جناب باری ہونا خوب ظاہر ہو جائے۔

اس کے خاص کرنے کی اول وجہ تو یہی ہے کہ اس دن بڑے بڑے امور پیش آئیں گے ایسا خوفناک روز نہ پہلے ہوا نہ بعد میں ہوگا دوسرے اُس روز بجز ذات پاک حق تعالیٰ کے کسی کو ملک وحکومت ظاہری بھی تو نصیب نہ ہوگی لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار۔

صرف اللہ تعالیٰ سے مدد:۔ اس آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ اس کی ذات پاک کے سوا کسی سے حقیقت میں مدد مانگنی بالکل ناجائز ہے۔

اہل انعام اور اہل غضب:۔ جن پر انعام کیا گیا وہ چار فرقے ہیں نبیین، صدیقین، شہداء اور صالحین۔ کلام اللہ میں دوسرے موقع پر اس کی تصریح ہے اور المغضوب علیہم سے یہود اور ضالین سے نصاریٰ مراد ہیں۔ دیگر آیات وروایات اس پر شاہد ہیں اور صراط مستقیم سے محرومی کل دو طرح ہوتی ہے۔ عدم علم یا جان بوجھ کر، انسانوں کی کوئی بھی جماعت ان دو حالات سے خارج نہیں ہوسکتا سو نصاریٰ تو وجہ اول ہے اور یہود دوسری میں ممتاز ہے۔

قرآن میں سورہ فاتحہ کی حیثیت:۔ یہ سورۃ خدا تعالیٰ نے بندوں کی زبان سے فرمائی کہ جب ہمارے دربار میں حاضر ہو تو ہم سے یوں سوال کیا کرو اس لئے اس سورۃ کا ایک نام تعلیم مسئلہ بھی ہے۔ اس سورۃ کے ختم پر لفظ آمین کہنا مسنون ہے۔ اور یہ لفظ قرآن شریف سے خارج ہے۔ معنی اس لفظ کا یہ ہے کہ ''الٰہی ایسا ہی ہو'' یعنی مقبول بندوں کی پیروی اور نافرمانوں سے علیحدگی میسر ہو اس سورۃ کے اول نصف میں اللہ تعالیٰ کی ثناء و صفت اور دوسرے حصہ میں بندہ کے لئے دعا ہے۔

قرآن پاک تجوید سے پڑھیں

علامہ ابوالخیر شمس الدین محمد بن محمد جزری نے اپنی کتاب المقدمہ الجزریۃ میں کیا خوب فرمایا ہیں

والاخذ بالتجوید فرض لازم

من لم یجود القرآن آثم

تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنا بہت ضروری ہے۔ جو قرآن تجوید سے نہ پڑھے گنہگار ہے۔

مسلمانوں پر قرآن پاک کا پہلا حق یہ ہے کہ اسے صحیح تلفظ اور تجوید کے ضروری قواعد کی رعایت کرتے ہوئے تلاوت کریں۔ کیوں کہ اس کی سب سے پہلی نازل ہونے والی آیت اقرأ سے بھی ہمیں یہی سبق ملتا ہے کہ یہ کتاب سمجھنے کے ساتھ ساتھ تلاوت کے لیے بھی نازل کی گئی ہے یہی وجہ تھی کہ جب یہ شروع دور یعنی نزول کے ایام میں تلاوت ہوتی تھی تو دشمنانِ اسلام کہتے تھے

لا تَسْمَعُوا لِهَذَا الْقُرآنِ وَالْغَوْا فِيهِ

اس قرآن کو سنا ہی نہ کرو اور (جب پڑھنے لگیں تو) شور مچا دیا کرو (**سُورَۃُ حٰمٓ السجدہ / فُصّلَت**)

تو جو کتاب سمجھنے کے ساتھ پڑھنے کے لیے بھی نازل ہوئی ہو، پوری دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی بھی جاتی ہو اور اس کی تلاوت پر اللہ تعالی کی طرف سے اجر وثواب کا وعدہ بھی ہو تو پھر اس اجر وثواب کے حقدار وہی لوگ ٹھہریں گے جو اس کی تلاوت کا حق ادا کرتے ہیں یعنی تلاوت میں مخارج وصفات اور دیگر قواعد کے اعتبار سے ان کی ادائیگی میں درستی، پڑھنے میں ترتیل، لہجہ عربی زبان (کیوں کہ یہ عربی زبان میں نازل کی گئی ہے) نیز آواز کی خوبصورتی وعمدگی وغیرہ کی بھی رعایت رکھیں۔

یہ نہ ہو کہ ہم پڑھے کچھ جا رہے ہو اور وہ پڑھا کچھ جا رہا ہو مثال کے طور پر ہم اردو بولتے وقت کئی حروف کے ادائیگی کے وقت کوئی تمیز نہیں کرتے ہیں جیسا کہ ''فضل'' جو ضاد سے لیکن ہم اسے ''فزل'' یعنی زا سے پڑھتے ہیں اسی طرح ''مطلب'' جو طا سے ہے لیکن اسے ''متلب'' یعنی تا سے پڑھتے ہیں اسی قبیل کی ہزاروں اور مثالیں ہیں جنھیں طوالت کے خوف سے یہاں نقل نہیں کیا جا رہا۔ لیکن عربی زبان میں اس قسم کی غلطیوں کی کوئی گنجائش نہیں کیوں کہ اس قسم کی غلطیوں سے معنی بدل جاتے ہیں جیسا کہ قاف اور کاف میں اگر ہم تمیز نہ کریں تو پھر ''قل'' کا معنی جو اصل میں کہو ہے وہ کاف کی وجہ سے ''کل'' کھاؤ ہو جائیگا یا ''قلب'' کا معنی جو اصل میں دل ہے وہ کاف کی وجہ سے ''کلب'' کتا ہو جائیگا تو اس سے اندازہ لگالیں کہ تجوید کتنی ضروری ہے یہ تو ایسی غلطیاں ہیں کہ جن سے معنی ہی بدل جاتے ہیں ورنہ قرآن

پاک کی تلاوت کے دوران مد چھوڑنے کی بھی گنجائش نہیں۔ چنانچہ

كـان ابـنُ مسعودٍ يَقرِءُ رجلًا فقرأَ الرجلُ إنَّما الصَّدَقَاتُ لِلفُقَرَاءِ وَالمَسَاكِين مُرسَلةً فقال ابنُ مسعـودٍ مـا هـكـذا أَقرَأَنِيهَا رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم قال كَيفَ أَقرَأَكَهَا يَا أبا عبدِ الرحمنِ قال أقرأَنِيهَا إنَّما الصَّدَقَاتُ لِلفُقَرَاءِ وَالمَسَاكِينِ فمَدَّدُوهَا (المعجم الكبير للطبراني)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع روایت ہے کہ وہ خود کسی شخص کو قرآن پاک پڑھا رہے تھے اس نے ''انـمـا الـصـدقـات للفقرا ء'' کو مد کے بغیر پڑھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو ٹوکا اور فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس طرح نہیں پڑھایا تو اس نے دریافت کیا کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کس طرح پڑھایا ہے تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی اور للفقراء پر مد کی۔

غور کرنے کا مقام ہے کہ حرف یا حرکت کے چھوٹنے یا بدلنے پر نہیں صرف مد کے چھوٹنے پر شاگرد کو ٹوکا جارہا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے مطابق پڑھ کر سنایا جارہا ہے تاکہ وہ حرف کو کھینچ کر پڑھنے میں بھی خلاف سنت کا مرتکب نہ ہو۔

اور وہ لوگ جو الفاظ کی ادائیگی میں کوتاہی کے مرتکب ہوتے ہوں یا تجوید کے قواعد کی رعایت نہ رکھتے ہوں انھیں ماقبل میں ایک مد کی ادائیگی نہ کرنے پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تنبیہ پر ضرور غور کرنا چاہئے۔

اگلی سطروں میں ہم ان آیات اور احادیث کا ذکر کریں گے جن میں قرآن پاک کو تجوید کیساتھ پڑھنے کا حکم ہے

چنانچہ قرآن پاک کی ایک آیت جس میں ارشاد باری تعالی ہے

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا

اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو **(سورة المزمل)**

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے

وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلاً

اور ہم اس کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے رہے ہیں (سورۃ الفرقان)

ترتیل کی تفسیر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے

التَّرْتِيلُ تَجْوِيدُ الْحُرُوفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوفِ

ترتیل کہتے ہیں حروف کو اس کے صحیح مخرج سے ادا کرنا اور وقف کا جاننا **(الإتقان في علوم القرآن)**

حدیث رسول ﷺ میں آتا ہے

اقْرَئُوا الْقُرْآنَ بِلُحُونِ الْعَرَبِ وَأَصْوَاتِهَا

قرآن کریم کو عرب کے لہجوں اور ان کی آوازوں میں پڑھو **(شعب الإيمان)**

ایک اور حدیث میں ہے کہ

زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ

قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے زینت بخشو **(سنن أبي داود)**

ایک اور روایت میں آتا ہے

حَسِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ فَإِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا

اچھی آواز سے قرآن کو پڑھو کیونکہ اچھی آواز قرآن کریم کے حسن کو بڑھا دیتی ہے (**شعب الإيمان**)

معزز قارئین: مندرجہ بالا ابحاث کے علاوہ بھی قرآن وحدیث میں کچھ مقامات ایسے ہیں جن سے تجوید کی مزید اہمیت اور حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود ہم نے اس علم کی طرف توجہ دینی چھوڑ دی جس کا نقدیہ ملا کہ آج ہماری اکثریت قرآن پاک کی تلاوت تو کرتی ہے لیکن تجوید کے علم سے ناواقف ہونے کی وجہ سے ان سے تلاوت میں بڑی بڑی غلطیاں سرزد ہوتی ہیں اور یہی وہ حالت ہے جس کی طرف ایک حدیث میں اشارہ کیا گیا

رب تال للقرآن والقرآن يلعنه

یعنی بہت سے لوگ قرآن کی تلاوت اس حالت میں کرتے ہیں کہ قرآن ان پر لعنت کرتا جاتا ہے (**احياء علوم الدين**)

اس حدیث کی تشریح میں علماء نے لکھا ہیں کہ

اس میں وہ تمام لوگ داخل ہیں جو قرآن پاک کی تلاوت تو کریں لیکن اس پر عمل نہ کریں جو قرآن کریم کے معنی اور تفسیر میں ردوبدل کریں اور وہ بھی جو قرآن کی تلاوت کرتے وقت حروف کی ادائیگی صحیح نہ کریں سوائے اس شخص کہ جو حتی الوسع کوشش کے باوجود بھی صحیح تلاوت پر قادر نہ ہو سکے تو ایسا شخص معذور ہے کیوں کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

لَا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

اللہ تعالیٰ کسی بھی شخص کو اس کی وسعت سے زیادہ ذمہ داری نہیں سونپتا (**سورہ بقرہ**)

اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ

إِنَّ الدِّيْن يُسْرٌ

دین آسان ہے (**صحيح بخارى**)

تو ان جیسی واضح اور قطعی نصوص کی مخالفت بھی نہیں کرنا ہے لیکن محنت اور کوشش کیے بغیر بیٹھنا بھی درست نہیں ہے سو جہاں تک ممکن ہو، دین کے دیگر ضروری علوم کے ساتھ اس علم کو بھی سیکھنا چاہئے اور اپنی قرآن پاک کی تلاوت بہتر بنانا چاہئے اور اس کے ساتھ ہماری نماز والی قرات بھی درست ہو جائیگی۔

اس سلسلے میں شمارے کا یہ صفحہ تجوید کے قوانین کے لیے مختص کیا گیا جس میں اگلے شماروں کے اندر تجوید کے ضروری قوانین درج کیے جائیں گے اگر آپ قارئین تجوید کے قوانین سے بالکل نابلد ہیں تو ان قوانین کو یاد کریں اور اس کے بعد ہمارے آن لائن قرآن پاک پڑھانے والے ادارے سے تین ماہ یا چھ ماہ والا تجوید کا کورس کرلیں تو آپ کا تجوید کا مسئلہ بالکل ٹھیک ہو جائیگا۔

نمازی کی اللہ سے ہم کلامی

حضرت ابو ہریرۃؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے نماز یعنی سورۃ الفاتحہ کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے، اور میرا بندہ جو مجھ سے مانگتا ہے وہ اس کو ملے گا، پھر آپ ﷺ نے اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جب بندہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو پروردگار ہے سب جہانوں کا،) تو اس پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے حَمِدَنِیْ عَبْدِی (یعنی میرے بندے نے میری تعریف کی،) پھر جب بندہ کہتا ہے الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے،) تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے أَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ (میرے بندے نے میری ثناء بیان کی،) اور جب بندہ کہتا ہے مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ (جو مالک ہے بدلے کے دن کا،) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَجَّدَنِیْ عَبْدِی، وَ قَالَ مَرَّۃً فَوَّضَ اِلَی عَبْدِی (یعنی میرے بندے نے میری بزرگی اور بڑائی بیان کی، اور ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ میرے بندے نے اپنا معاملہ میرے حوالے کر دیا،) پھر جب بندہ کہتا ہے اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ (مالک! ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں، اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں،) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ھٰذَا بَیْنِیْ وَ بَیْنَ عَبْدِی، وَلِعَبْدِی مَا سَأَلَ (کہ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان رشتہ اور تعلق ہے، اور میرے بندے نے جو مجھ سے مانگا وہ اس کو عطا ہوگا،) اور جب بندہ کہتا ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ (اے میرے مالک! ہمیں سیدھا راستہ نصیب فرما دے، ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا انعام ہوا، نہ ان کا راستہ جن پر تیرا غضب ہوا، اور نہ ہی گمراہوں کا،) تو اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ھٰذَا لِعَبْدِی وَلِعَبْدِی مَا سَأَلَ (یعنی یہ میرے بندے کا حصہ ہے، اور میرے بندے نے جو مجھ سے مانگا وہ اس کو مل گیا، (رواہ النسائی وغیرہ، تفسیر ابن کثیر ج ۱، ص ۲۳)

سو اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ یہ کس قدر بڑا شرف اور اعزاز ہے جو بندے کو نماز کے ذریعے اور نماز کے دوران نصیب ہوتا ہے، کہ اس کو اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف و اعزاز حاصل ہوتا ہے، جو اس ساری کائنات کا خالق و مالک ہے، سبحانہ وتعالیٰ، مگر عام طور پر نمازی لوگ اس سے بے خبر ہیں اس لئے اس حدیث کا ترجمہ کر دیا گیا، تا کہ لوگ اس کو سمجھ کر پڑھ سکیں، اور اس طرح وہ سرور بالائے سرور سے لطف اندوز ہو سکیں۔

وَبِاللّٰہِ التَّوفِیق لما یُحِبُّ وَ یُرِیدُ وَعَلٰی مَا یُحِبُّ وَ یُرِید بِکُلِّ حَالٍ مِّنَ الْأَحْوَال

حصول علم کے لیے چین تک جانے والی روایت کی تحقیق

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین میں جانا پڑے۔

أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيُ، أبنا أَبُو حَامِدِ بْنُ بِلَالٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَسْعُودٍ الْهَمَذَانِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَطِيَّةَ الْقُرَشِيُّ، ثنا أَبُو عَاتِكَةَ الْبَصْرِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّينِ فَإِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ هَذَا حَدِيثٌ مَتْنُهُ مَشْهُورٌ وَأَسَانِيدُهُ ضَعِيفَةٌ ,لَا أَعْرِفُ لَهُ إِسْنَادًا يَثْبُتُ بِمِثْلِهِ الْحَدِيثُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

المدخل إلى السنن الكبرى للبيهقى بَابُ الْعِلْمِ الْعَامِّ الَّذِي لَا يَسَعُ الْبَالِغَ الْعَاقِلَ جَهْلُهُ (241/1)

یہ روایت درج بالا اور درج ذیل کتابوں میں بعض جگہوں میں صرف نصف اول یعنی اطلبوا العلم ولو بالصین اور بعض میں اطلبوا العلم ولو بالصین کے بعد نصف ثانی یعنی فان طلب العلم فریضة علی کل مسلم کے الفاظ کے اضافے کے ساتھ روایت کی گئی ہے جیسا کہ درج بالا کتاب میں بھی نصف ثانی کے اضافے کے ساتھ منقول ہے۔

وأبو نعيم في أخبار أصبهان (2 / 106)
وابن عليک النيسابوري في الفوائد (241 / 2)
وأبو القاسم القشيرى في الأربعين (151 / 2)
والخطيب في التاريخ (9 / 364)
وفي كتاب الرحلة (1 / 2)
وابن عبد البر في جامع بيان العلم (1 / 7 – 8)
والضياء في المنتقى من مسموعاته بمرو (28 / 1
ابن عدى (207 / 2)
ابن جوزى فى الموضوعات 215/1
تعقبات السيوطي على موضوعات ابن الجوزي باب العلم 44
التيسير بشرح الجامع الصغير 1/164

محدثین کی راویین پر جرح

اس روایت کو امام ابن الجوزی، ابونعیم اصبہانی، ابن عبدالبر، خطیب بغدادی، ضیاء مقدسی، ابن علیک نیشاپوری، ابن

عدی اور ابو القاسم قشیری نے حسن بن عطیہ عن ابی عاتکہ عن انس رضی اللہ عنہ کے طریق سے نقل کیا ہے۔

اس روایت کے مرکزی اور مشترک راوی ابو عاتکہ طریف بن سلیمان کو امام بخاری نے مُنکر الحدیث کہا ہے۔

یحییٰ بن معین نے کہا کہ میں اس کے راوی ابو عاتکہ کو نہیں جانتا۔

عقیلی نے اپنی کتاب الضعفاء میں لکھا ہے کہ ولو بالصین کے الفاظ سوائے ابی عاتکہ کے کسی نے اور روایت نہیں کیے جبکہ معلوم ہے کہ یہ شخص متروک الحدیث ہے۔ اور اسے بہت ہی ضعیف کہا ہے۔

اس روایت کے آخر سے دوسرا راوی حسن بن عطیہ کو ابو حاتم الرازی نے ضعیف کہا ہے

نسائی نے کہا ہے کہ ثقہ نہیں ہے

سلیمانی نے کہا کہ اس کا وضعِ حدیث کرنا معروف ہے۔

اور جلال الدین سیوطی نے ''الالی المصنوعۃ فی الاخبار الموضوعۃ''میں دو اور طریق سے اس روایت کا ذکر فرمایا ہے

پہلے طریق میں یعقوب بن اسحاق ابراہیم عسقلانی کی مرفوع روایت بسند من زہری عن انس رضی اللہ عنہ ہے جسے حافظ ابن عبدالبر نے بھی روایت کیا ہے

اس راوی کو امام ذہبی نے کذاب لکھا ہے۔

اور دوسرے طریق میں احمد بن عبداللہ الجویباری کی مرفوع روایت بسند، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، جس میں روایت کا صرف نصف اول یعنی اطلبوا العلم ولو بالصین مروی ہے۔

اس راوی کو امام ابن الجوزی نے مقدمہ موضوعات میں بڑے وضاع میں سے لکھا ہے۔ نیز اس راوی کے متعلق علامہ جلال الدین سیوطی خود فرماتے ہیں: والجویباری وضاع یعنی جویباری وضاع ہے۔

پھر حافظ ابن عبدالبر کی بسند زہری عن انس رضی اللہ عنہ والی روایت دو طرق سے وارد ہوئی ہے، جس کے پہلے طریق میں ایک راوی اسماعیل بن عیاش راوی ہے جسے امام ذہبی نے ضعفاء میں شمار کیا ہے اور امام ابن الجوزی نے بھی اسے ضعیف بتایا ہے۔

اور دوسرے طریق میں عبید بن محمد الفریابی راوی ہے اس کی جہالت کی طرف علامہ جلال الدین سیوطی نے ابتداء سند نقل کرتے ہوئے خود اشارہ فرمایا ہے۔ پس اس طریق کو صحیح و سالم تصور کرنا محض واہمہ ہے۔

محدثین کا روایت کے متعلق کلام

احمد بن حنبل نے اس روایت کا انکار بڑے شدومد سے کیا ہے

ابن حبان نے کہا ہے کہ یہ روایت باطل ہے

امام سخاوی نے بھی اس روایت کو مردود کہا ہے

ابن جوزی نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے

حاکم نیشاپوری اور ذہبی کہتے ہیں کہ اس کی کوئی سند درست نہیں

امام منذری نے ائمہ حدیث کے تفصیلی بیانات کی روشنی میں اسے رد کیا ہے

امام ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ اس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف صحیح نہیں ہے
علامہ البانی نے بھی اسے مردود لکھا ہے

تکذیب الكمال في أسماء الرجال كتاب الكنى أَبُو عاتكه، اسمه: طريف بُن سلمان،
ميزان الاعتدال باب الكنى أبو عاتكه
التاريخ الكبير للبخاري بحواشي المطبوع باب الطائطريف بُن سلمان أَبُو عاتكه
الموضوعات لابن الجوزي كتاب العلم
اللآليء المصنوعه في الأحاديث الموضوعه كتاب العلم
الضعفاء الكبير للعقيلي باب الطاء طريف بن سلمان ابو عاتكه بصرى
كشف الخفاء ط القدسي حرف الهمزة مع الطاء المهملة
المقاصد الحسنه الباب الأول: الأحاديث بحسب ترتيب الأحرف حرف الهمزة
أسنى المطالب في أحاديث مختلفة المراتب
فيض القدير شرح الجامع الصغير حرف الهمزة
سلسله الاحاديث الضعيفه والموضوعه
جامع بيان العلم وفضله ابن عبدالبر

اور رہا جواب ان حضرات کے اقوال کا جنھوں نے اس روایت کے متن مشہور یا طرق کا حسن ہونے یا بعض طرق کی تصحیح کی طرف اشارہ فرمایا جیسے کہ
امام بیہقی کا قول ہے

كَذَا حَدِيثٌ مَتْنُهُ مَشْهُورٌ , وَأَسَانِيدُهُ ضَعِيفَةٌ

اس کا متن مشہور اور اسناد ضعیف ہے
علامہ مزی کا قول ہے

اِنَّ طُرُقَهٗ تَبْلُغُ بِهٖ رُتْبَةَ الْحَسَنِ

یعنی اس روایت کے طرق حسن کے رتبہ تک پہنچتے ہیں۔
اور حافظ ذہبی نے کہتے ہیں

رُوِيَ مِنْ عِدَّةِ طُرُقٍ وَّاهِيَةٍ وَبَعْضُهَا صَالِحٌ

کہ: متعدد واہیات طرق سے یہ روایت وارد ہوئی ہے لیکن اس کے بعض طرق صالح ہیں۔
علامہ سیوطی کا قول ہے

وَلَهٗ طُرُقٌ كَثِيرَةٌ

اس روایت کے کثیر طرقِ اسناد ہیں
عراقی کا قول ہے

قَدْ صَحَّ بَعْضُ الْاَئِمَّةِ بَعْضَ طُرُقِهِ
یعنی بعض ائمہ نے اس کے بعض طرق کی تصحیح کی ہے

اور علامہ مناوی نے بھی ''التیسیر بشرح الجامع الصغیر'' میں ان اقوال کو اس روایت کے نصف اول کے تحت ذکر

کر کے ان سے نصف اول ہی مراد لی ہے
تو ان کا جواب علامہ البانی نے کچھ اس طرح دیا ہیں

علامہ البانی ''سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ'' میں علامہ مناوی، علامہ مزی اور علامہ ذہبی کے مندرجہ بالا

اقوال کے جواب میں لکھتے ہیں کہ
حق بات یہ ہے کہ علامہ مناوی کا یہ محض وہم وگمان ہے کیونکہ علامہ مزی کی مراد روایت کے فقط نصف ثانی سے ہے، جیسا کہ علامہ جلال الدین سیوطی کے سابقہ کلام سے بھی ظاہر ہے۔ اور اسی روایت کے نصف ثانی کو علامہ ذہبی نے تلخیص الواہیات میں مراد لیا ہے جس کی صحت میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے
مزید فرماتے ہیں کہ زیرِ نظر روایت کے نصف اول کے متعلق ابن حبان اور ابن الجوزی نے جو حکم لگایا وہ برحق ہے۔ کیونکہ ایسا کوئی صالح طریقِ اسناد موجود نہیں ہے جو اس کی صحت کو تقویت دے سکتا ہو۔
لیکن روایت کے نصف ثانی کا بقول علامہ مزی درجہ حسن تک پہنچنے کا احتمال ہے، کیونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی اس کے بہت سے طرق وارد ہوئے ہیں اللہ تعالی کی کروڑوں رحمتیں اور برکتیں ہوان بزرگوں پر

المدخل إلی السنن الکبری للبیهقی بَابُ الْعِلْمِ الْعَامِّ الَّذِي لَا يَسَعُ الْبَالِغَ الْعَاقِلَ جَهْلُهُ
کشف الخفاء ط القدسي حرف الهمزة مع الطاء المهملة
کشف الخفاء ت هنداوي حرف الهمزة مع الطاء المهملة
تعقبات السیوطي علی موضوعات ابن الجوزي
تخریج أحادیث إحیاء علوم الدین کتاب العلم
التيسير بشرح الجامع الصغير حرف الهمزة
فیض القدیر حرف الهمزة

مذکورہ بالا توضیحات کے بعد یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ اس روایت کو درست کہنا بالکل بھی صحیح نہیں بلکہ یہ من گھڑت روایت ہے جس کی نسبت بقول امام ابن الجوزی رسول اللہ ﷺ کی طرف کرنا صحیح نہیں ہے

آپ کے مسائل اور ان کا حل

فَاسْئَلُوْ أَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَاتَعْلَمُوْن

اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے دن کے چوبیس گھنٹے اور ہفتے کے سات دنوں میں ایسا کوئی وقت اور لمحہ نہیں جس میں ہماری راہنمائی نہ کی گئی ہو۔ وہ الگ بات ہے کہ ہم ہر ہر وقت اور لمحے کی راہ نمائی سے بے خبر ہے ماقبل میں ذکر دہ آیت میں اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے پوچھو اہل علم سے اگر تم نہیں جانتے
یعنی اگر آپ دن کے چوبیس گھنٹوں یا ہفتے کے سات دنوں میں سے کسی لمحے یا وقت کے حکم خداوندی سے باخبر نہیں تو اس کے لیے اہل علم کی طرف رجوع کریں جو آپ کو بتائیں گے کہ اس وقت یا اس لمحے اللہ تعالی کونسا حکم آپ کی طرف متوجہ ہے اور اتنا علم جاننا تو فرض ہے جس سے ہم حال کے امر کو پہچان سکیں۔
چنانچہ حدیث میں آتا ہے
طلب العلم فریضة علی کل مسلم ومسلمة
علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے
اس بابت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اتنا علم ضروری ہے کہ جس سے نماز، روزہ، زکوۃ اور دین کے دیگر امور درست ہوسکیں اور امام ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ علم میں سے بعض وہ ہے جو ہر شخص پر اس کے ذات کے سلسلے میں (سیکھنا) لازمی ہے
چنانچہ دیگر مسائل کی طرح اس مسئلے میں بھی شمارے کی ٹیم نے آپ کے دینی مسائل کے حل کے واسطے اس پیج کو مختص کیا ہے جس میں مستند اہل علم کی جماعت سے قرآن وسنت کی روشنی میں مسائل دریافت کیے جاسکتے ہیں۔ بس چند ضروری شرائط کا خیال رکھیں
فرضی، فرقہ واریت پر مبنی اور تاریخی سوال ہرگز نہ پوچھیں۔
کوشش کریں ایسے مسائل پوچھیں جن سے افادہ عام ہو۔
سوال اردو میں تحریر کریں رومن اردو میں پوچھے گئے سوالوں کا جواب نہیں دیا جائیگا۔ کیوں کہ اس میں خطا کا احتمال ہے
مسئلہ پورا واضح کر کے بھیجیں۔
ایک سوال کو ایک بار ہی بھیجیں۔
اور بھیجنے کے لیے برقی ذرائع جیسا کہ ای میل، واٹس ایپ، ہمارے سوشل میڈیا پر موجود اکاؤنٹس اور ویب سائٹ کے کمنٹس کا خانہ استعمال کریں۔

دو الفاظ (الھوی والھدیٰ) میں سارے معاملے کا خلاصہ

دولفظ اور معانی کی ایک دنیا، اور سارے معاملے کا خلاصہ، اس عنوان سے کئی مضامین کا ایک سلسلہ ہے جو راقم آثم کے سینے کے اندر موجود ہے، انہی میں سے یہ دو لفظ ہیں یعنی ھَوٰی اور ھدٰی، یہ دونوں لفظ باہم، ہم وزن، مگر معانی اور مطالب کے اعتبار سے ایک دوسرے کی ضد ہیں، ھَوٰی کا معنی ہے نفس کی خواہش، یعنی جو نفس نے چاہا کرلیا، قطع نظر اس سے کہ وہ صحیح ہے یا غلط جائز ہے یا ناجائز، اور یہ کہ اس کا نتیجہ اور انجام کیا ہونے والا ہے، سو یہ راستہ خالص حیوانی راستہ ہے، کیونکہ حیوان کو صحیح اور غلط، جائز اور ناجائز کی نہ کوئی اہلیت اور صلاحیت ہوتی ہے اور نہ ہی وہ اس کا مکلّف اور پابند ہوتا ہے، اور نہ ہی اس کو اس کی کسی کے آگے کوئی جوابدہی کرنی ہوتی ہے، اس لئے کہ وہ اس طرح کی ہر فکر و پابندی سے آزاد ہے، جبکہ انسان ایک پابند اور مکلّف مخلوق ہے، جس نے اپنے خالق و مالک کے حضور حاضر ہو کر اپنے زندگی بھر کے کئے کرائے کا حساب دینا اور اس کا پھل پانا ہے، تاکہ اس طرح عدل وانصاف کے تقاضے پورے ہوسکیں، اور بدرجہ اتم وکمال پورے ہوسکیں، تاکہ اس طرح حکمتوں بھری اس کائنات کے مقصدِ تخلیق کا تحقق ہوسکے، ورنہ اس کا وجود عَبَث اور بیکار قرار پائے گا، جو کہ حضرت خالقِ حکیم جلّ وعلا کی حکمتِ بے پایاں کے تقاضوں کے خلاف ہے۔ سبحانہٗ وتعالیٰ۔

سو قیامت کے اس یومِ عظیم کے حساب کتاب کے نتیجے میں سب لوگ دو حصوں میں تقسیم ہوجائیں گے، ایک وہ جو جنت کی سدا بہار نعمتوں سے سرفراز ہونگے جَعَلَنَا اللّٰہُ مِنھُم ۔ جبکہ دوسرا گروہ جہنم کے ہولناک عذابوں میں مبتلا ہوگا، والعیاذُ باللہ جلّ وَعَلا، جیسا کہ اس حقیقت کی تصریح قرآنِ حکیم میں اس طرح فرمائی گئی ہے

فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ (الشوریٰ ۔ ۷)

یعنی یوم حساب کے اس فیصلے کے بعد لوگوں کا ایک حصہ جنت میں جائے گا، جو وہاں کی ابدی نعمتوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محفوظ وفیض یاب ہوگا، اللہ تعالیٰ ہم سب کو انہیں میں سے کرے، جبکہ ان کا دوسرا حصہ اپنے کفر وانکار اور تمرّد وسرکشی کے نتیجے میں دوزخ کی دھکتی ہوئی آگ کا ایندھن بنے گا، سو ھوٰی یعنی خواہشاتِ نفس کی پیروی اور پرستش کا نتیجہ وانجام دوزخ اور دائمی ناکامی ہے، والعیاذ باللہ جلّ وعلا، اور انسان جب خواہشاتِ نفس کی پیروی میں اشرف المخلوقات کے منصبِ شرف سے گر کر حیوانیت کے قعرِ مزلّت میں گر کر رہ جائے تو اس کے نتیجے میں وہ

کالاَ نعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُ

کا مصداق بن جاتا ہے، جو کہ سب سے بڑا اور انتہائی ہولناک خسارہ ہے، والعیاذ باللہ جل وعلا اور حضرت خالقِ حکیم جل جلالہٗ کو چونکہ اپنی مخلوق اور ساری مخلوق کے مخدوم ومُطاع حضرت انسان سے بے پایاں محبت اور پیار ہے، اور اتنا بڑا تعلق اور پیار

جو کہ حدیثِ نبوی ﷺ کی رُو سے ستر ماؤں کی محبت اور پیار سے بھی بڑھ کر ہے، اس لئے وہ یہی چاہتا ہے کہ اس کے بندے راہِ حق وہدایت پر چل کر اس انتہائی ہولناک خسارے سے بچ جائیں، نیز وہ چونکہ رحمٰن ورحیم بھی ہے، اس لئے اس نے اپنی رحمتِ بیکراں کے تقاضوں کے مطابق انسان کو اس انتہائی ہولناک خسارے سے بچانے اور محفوظ رکھنے کے لئے نہایت عظیم الشان اور پُرحکمت انتظام فرمایا ہے،

سو ایک طرف تو اس نے حکمتوں بھری اس کائنات کو ایک عظیم الشان اور بے مثال کھلی کتاب کے طور پر اس کے سامنے رکھ دیا، جس میں عبرت اور بصیرت کے گوناگوں اور بے حد وحساب سامان موجود ہیں، اور ایسے اور اس قدر کہ وہ طرح طرح سے اپنی زبانِ حال سے پکار پکار کر دنیا کو غور وفکر کی دعوت دے رہے ہیں، تاکہ وہ راہِ حق وصواب کو اپنا سکیں،

اور دوسری طرف واھبِ مطلق جلّ جلالہ نے انسان کو عقل وفکر کی اس دولتِ بے مثال سے نوازا جو اسی کا اختصاص ہے، حیوان وغیرہ کی کسی بھی مخلوق کو جوھرِ عقل کی اس دولت سے نہیں نوازا گیا، جس کے نتیجے میں حیوان کا یہ حال ہوتا ہے کہ اس کو جب ذبح خانے کی طرف لے جایا جا رہا ہوتا ہے تو وہ اس وقت بھی پوری بے فکری اور لاپرواہی کے ساتھ گھاس وغیرہ کھاتا ہوا جا رہا ہوتا ہے، اسکو کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ کچھ ہی دیر بعد اس کے گلے پر چُھری پھرنے والی ہے، اور اگر ذرہ غور سے دیکھا جائے تو نظر آئے گا کہ حیوان کو جوہرِ عقل وفکر سے محروم رکھنا بھی دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان پر ایک بہت بڑا احسان ہے، کیونکہ اگر ایسے نہ ہوتا، اور حیوان بھی عقل وفکر کی صلاحیت رکھتا ہوتا تو انسان کبھی اس سے اپنی مرضی کے مطابق طرح طرح کے فائدے نہ اٹھا سکتا جو وہ اس سے اب اٹھاتا ہے،

مثلاً ایک اونٹ یا ہاتھی یا گھوڑے وغیرہ کے اندر اگر عقل وفکر کی صلاحیت اور طاقت ہوتی تو وہ اس کے آگے اکڑ کر کھڑا ہو جاتا کہ تم کو کیا حق پہنچتا ہے کہ تم میری پیٹھ پر سواری کرو؟ اور مجھ سے بار برداری کا کام لو؟ مخلوق ہونے کے اعتبار سے تم اور ہم دونوں ایک برابر ہیں، کہ تم بھی اللہ کی مخلوق اور میں بھی اللہ کی مخلوق، اور اس مساوات اور برابری کا تقاضا یہ ہے کہ ہمارے اور تمہارے حقوق ایک برابر ہوں، لہذا ایک دن تم ہم پر سواری کرو اور بار برداری کا فائدہ اٹھاؤ، اور ایک دن ہم تم پر سواری کریں، اور تم سے بھی فائدے اٹھائیں، تو آخر انسان کے پاس کسی حیوان کی اس منطق کا کیا جواب ہوسکتا تھا؟

ظاہر ہے کہ کوئی نہیں اور ہرگز نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمت وعنایت سے حیوان کے اندر عقل وفکر کی یہ اہلیت وصلاحیت سرے سے رکھی ہی نہیں، جس کے نتیجے میں حیوانات کی بے حد وحساب مخلوق دن رات انسان کی خدمت میں لگی ہوئی ہے، اور انسان دن رات اس سے طرح طرح کے فائدے اٹھا رہا ہے، سو حیوان کو عقل وفکر کے جوہر سے محروم رکھنا اللہ تعالیٰ کا انسان پر ایک عظیم الشان احسان ہے، اسی حقیقت کی تصریح کے طور پر قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا گیا،

كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (الحج : ۳۶)

یعنی اسی طرح ہم نے ان مختلف جانوروں کو تمہارے کام میں لگا دیا تاکہ تم لوگ شکر ادا کر سکو اپنے اس خالق ومالک جل جلالہ کا، جس نے اپنی رحمتِ بے پایاں سے انکو تمہارے تابع کر دیا، اور تمہارے کام میں لگا دیا، ورنہ انسان کے بس میں نہیں تھا کہ وہ ان سے اس طرح اپنی مرضی کے مطابق کام لے سکتا، اسی لئے سواری پر بیٹھنے کے بعد یہ دعاء تعلیم وتلقین فرمائی گئی ہے،

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ (الزخرف : ۱۳)

یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے کام میں لگا دیا، ورنہ ہم ایسے نہیں تھے کہ اپنے طور پر اس کو اپنے قابو میں لا

سکتے، اور یہی مطلب ہے تسخیر کائنات کا، کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے کائنات کی ہر چیز کو اپنے بندوں کو بھلے اوران کی خدمت میں لگادیا،

سوزمین وآسمان، سورج وچاند، سمندرو دریا، دن ورات وغیرہ سب کے سب انسان کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں، اور مسلسل ولگاتار لگے ہوئے ہیں، کسی کے بس میں نہیں کہ وہ ذرہ برابر اس سے سرتابی کرسکے، بہرکیف عرض یہ کیا جارہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت وراہنمائی کے لئے عظیم الشان اور بے مثال حکمتوں بھرا انتظام فرمایا ہے،

ایک طرف تو اس نے حکمتوں بھری اس عظیم الشان کائنات کو ایک بے مثال کھلی کتاب کے طور پر انسان کے سامنے رکھ دیا ہے، جس میں طرح طرح کی عظیم الشان نشانیاں اور حکمتون بھرے دلائل ہیں، اوراس طور پر کہ انسان جدھر بھی نگاہ اٹھا کر دیکھے، اور غوروفکر سے کام لے، اس کو ہدایت کے نور سے سرفرازی نصیب ہوتی جائے،

اور دوسری طرف اس نے اپنے کرمِ بے پایاں اور رحمتِ بے نہایت سے انسان کو عقل وفکر کی اس عظیم الشان اور بے مثال نعمت سے نوازا جو اس کے لئے مابہ الامتیاز نعمت ہے، اوراس کو کائنات کی اس کھلی کتاب میں غوروفکر سے کام لینے کی دعوت دی، اور ہدایت فرمائی، تاکہ وہ اس طرح کی فکروبصیرت کو جلا مل سکے، اوراس کے قلب وباطن کی دنیا روشن اور معمورو منور ہوسکے، کیونکہ حکمتوں بھری اس کائنات میں ہر طرف ایمان افروز دلائل وشواہد بھرے پڑے ہیں، جیسے کہ کسی نے کہا اور خوب کہا ہے ؎

وَفِیْ کُل شَیْ ءٍ لَہٗ شَاھِدٌ یَدُلُّ عَلٰی اَنَّہٗ وَاحِدٌ

یعنی اس کائنات کی ہر چیز کے اندر ایک ایسا عظیم الشان شاہد اور گواہ موجود ہے جو اپنی زبانِ حال سے اس کے خالق ومالک جل وعلا کی وحدانیت ویکتائی کی گواہی دے رہا ہے، جیسا کہ حضرت عارف شیرازی نوراللہ مرقدہٗ نے اپنے کلامِ حق ترجمان میں ارشاد فرمایا ہے ؎

ہر گیا ھے کزز مین روید وحدہٗ لا شریک می گوید

یعنی زمین سے نکلنے والی ہر انگوری اپنی زبانِ حال سے وحدہٗ لاشریک کہتی ہوئی نکلتی ہے، لیکن راہِ حق وہدایت کی نشاندہی اوراس کی توضیح کے لئے اکیلی عقل کی روشنی کافی نہیں جب تک کہ اس کے اُوپر ایک اور روشنی نہ ہو، اور وہ ہے ہدایت اوروحی کی روشنی، سو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم اوراپنی رحمت وعنایت سے اس کا بھی نہایت عمدہ عظیم الشان اور پاکیزہ طریقے سے انتظام فرمایا،

چنانچہ اس کے لئے اس نے ایک طرف تو اپنے بندوں میں سے کچھ ایسی پاکیزہ اور مقدس ہستیوں کو منتخب اور مبعوث فرمایا جن کو انبیاء اور رسل اور پیغمبر کہا جاتا ہے، اور جن کا وجود ہمیشہ خلقِ خدا کیلئے منارہءِ رشدوہدایت کی حیثیت رکھتا رہا ہے، جن کا کام اوران کی شان یہ تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے پیغام حق وہدایت لیکر اس کی مخلوق تک پہنچائیں، تاکہ اسطرح وہ راہِ حق و ہدایت سے بہرہ ور اور سرشار ہوسکیں، اوران پاکیزہ ہستیوں کا سلسلہ ابوالبشر حضرت آدمؑ سے شروع ہوکر خاتم الانبیاء والرسل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اختتام پذیر ہوگیا، اس کے بعد اب قیامت تک آپ ﷺ ہی کی نبوت ورسالت کا نور دنیا کی راہنمائی اور راہبری کرتا رہے گا،

اور دوسری طرف اس نے ان پر اپنا کلام بھی اتارا، جو تورات، انجیل، زبور اور صحفِ ابراہیم اور صحفِ موسیٰ وغیرہ کی شکل میں نازل ہوا، اور اب اس کا اختتام اور اس کی تکمیل قرآنِ حکیم کی صورت میں فرمادی گئی جو کہ خاتم الکتب اور جامع الکتب کی حیثیت رکھنے والی بے مثال کتابِ حکیم اور آخری صحیفۂ خداوندی ہے، جسکو قیامت تک کے سب لوگوں اور جملہ زمانوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے نازل فرمایا گیا ہے، جس نے دنیا کی ہدایت وراہنمائی کے لئے ہمیشہ اسی طرح چمکتے دمکتے اور روشن ومُنوّر رہنا ہے، اسی لئے اسکی ایک صفت "مُهَيمنْ" ذکر فرمائی گئی ہے، اور یہ صفت "هَيمَنَ الطّائِرُ عَلیٰ فِراخِه" کے عربی محاورے سے مأخوذ ومشتق ہے، یعنی پرندہ جب اپنے بچوں کو اپنے پروں کے نیچے لے لیتا ہے، تو اس وقت یہ محاورہ بولا جاتا ہے، سو اس اعتبار سے اس لفظ میں یہ درس عظیم ہے کہ جس طرح پرندہ اپنے سب بچوں کو اپنے پروں میں لے لیتا ہے، اسی طرح اس کتابِ حکیم نے سابقہ تمام آسمانی کتابوں کے اصولی مضامین کو اپنے اندر لے لیا ہے، یہاں تک کہ ان گذشتہ کتابوں کے اصل اور اصولی مضامین اب اس کتابِ حکیم قرآن مجید ہی سے مل سکتے ہیں، اور اس کے بغیر ان تک رسائی کی اور کوئی صورت ممکن ہی نہیں،

کیونکہ سابقہ آسمانی کتابوں کا اصل نسخہ اب کہیں بھی دستیاب نہیں، یہاں تک کہ ان کی وہ اصل لغت اور زبانیں ہی دنیا سے معدوم وناپید ہوگئی ہیں جس میں وہ کتابیں نازل ہوئیں تھیں، جبکہ قرآن حکیم جس عربیءِ مبین میں نازل ہوا تھا، اسی میں اب تک محفوظ وموجود اور جوں کا توں محفوظ وموجود ہے، اور ان شاء اللہ سبحانہ تعالیٰ قیامت تک اسی طرح محفوظ وموجود رہے گا، کیونکہ اس کی حفاظت کی ذمہ داری اس کے نازل کرنے والے رب العالمین نے خود اپنے ذمے لی ہے، ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّا نَحنُ نَزَّلنَا الذِّکرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُونَ (الحجر: ۹)

یعنی یقینی طور پر اس قرآن کو ہم نے اتارا ہے، اور ہم خود ہی اس کے محافظ ونگہبان ہیں، سو اس سے یہ اہم اور بنیادی حقیقت پوری طرح واضح ہوجاتی ہے کہ اب دنیا ساری میں حق وہدایت کی روشنی صرف قرآن وسنت کی تعلیماتِ مقدسہ اور ان کی اتباع اور پیروی ہی سے وابستہ ہے، پس کوئی مانے، نہ مانے، تسلیم کرے یا نہ کرے، حق اور حقیقت بہر حال یہی اور صرف یہی ہے، کہ حق وہدایت کی روشنی سے سرفرازی اب صرف قرآن وسنت کی اتباع اور پیروی ہی میں منحصر موقوف ہے اور بس، بس جو لوگ قرآن وسنت کی روشنی اور اس کی تعلیماتِ مقدسہ کی اتباع اور پیروی سے محروم ہیں، وہ سراسر نورِ حق وہدایت سے محروم اور ہلاکت اور تباہی کی راہ پر گامزن ہیں، والعیاذُ باللہ جلّ وعلا۔

سو آج مشرق ومغرب اور شمال وجنوب کی وہ تمام دنیا جو اس نورِ حق وہدایت سے محروم ہے، وہ سراسر گھٹاٹوپ اندھیروں میں ہے، خواہ ایسے لوگ ستاروں پر ہی کمندیں کیوں نہ ڈالتے ہوں، اور مریخ تک پہنچنے کی تگ ودو ہی میں کیوں نہ لگے ہوں، کیونکہ یہ سب کچھ دنیاوی زندگی اور مادیات ہی تک محدود ہے، جب کہ اصل زندگی روحانیت اور آخرت ہی کی زندگی ہے، اصل اور حقیقی کامیابی اسی کی اور وہیں کی کامیابی ہے، جس سے ایسے لوگ بہر حال قطعی طور پر محروم اور غافل اور لاپرواہ ہیں، اور اس انتہائی ہولناک خسارے کی حقیقت ان لوگوں کے سامنے اسی وقت آشکارہ ہوگی جب کہ ان کی یہ دنیاوی آنکھیں بند ہوں جائیں گی، اور آخرت کا وہ حقیقی جہاں اپنے اصل حقائق کے ساتھ ان لوگوں کے سامنے آئے گا، کیونکہ آخری اور حقیقی فیصلے کا جہاں اصل میں وہی ہوگا، کہ یہ دنیا تو ابتلاء وآزمائش اور امتحان کا جہاں ہے، پس جو لوگ دینِ حنیف اور قرآنِ مجید پر ایمان

اور اس کی اتباع و پیروی سے محروم ہیں، وہ بہر حال اندھیروں کے اندر غلطاں و پیچاں اور انتہائی ہولناک خسارے میں مبتلاء ہیں، اور جن جن طریقوں اور کاموں کو ایسے لوگ دین کے نام سے اپنائے ہوئے ہیں وہ حقیقت میں ان کی خواہشات کے پلندے ہیں جن کو ایسے لوگ اس طرح کے خوشنما ناموں اور عنوانوں سے اپنائے ہوئے ہیں، قران وسنت کی نصوصِ کریمہ سے اس حقیقت کو طرح طرح سے واضح فرمایا گیا ہے،

مثلاً ایک مقام پر اس بارہ میں ارشاد فرمایا گیا اور پیغمبر کو خطاب کر کے حصر وقصر کے اسلوب میں ارشاد فرمایا گیا ''کہ یہ لوگ اگر آپ کی بات کو اے پیغمبر! نہیں مانتے تو یقین جان لو کہ یہ محض اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں''، الیٰ آخر الآیۃ (القصص:۵۰)

پس دینِ حنیف کی پیروی کے بغیر لوگ جس چیز کی بھی پیروی کرتے ہیں، وہ سب اصل میں خواہشاتِ نفس کے پُجاری اور نورِ حق و ہدایت سے محروم ہیں، اور یہ اتباع ہوٰی یعنی خواہشاتِ نفس کی پیروی کی راہ یقیناً ہلاکت وتباہی کی راہ ہے، اور کامیابی اور فوز وفلاح کی راہ صرف قرآن وسنت کی نصوصِ کریمہ کی اتباع اور پیروی کی راہ ہے، اور اسی حقیقت کی تعلیم وتلقین حضرت آدمؑ کو اس وقت فرمائی گئی تھی جب ان کو جنت سے نکال کر زمین پر بھیجا گیا تھا کہ آدم دنیا میں تمہارے سامنے اور تمہاری اولاد کے لئے دو راستے ہوں گے، ایک راستہ اتباعِ حق و ہدایت کا راستہ ہوگا جو کہ دارین کی سعادت وسرخروئی سے سرفرازی کا راستہ ہوگا، جب کہ دوسرا راستہ ہوٰی و ہوس اور خواہشاتِ نفس کی پیروی کا راستہ ہوگا جو کہ محرومی اور دارین کی ہلاکت وتباہی کا راستہ ہوگا، چنانچہ سورۂ طٰہٰ میں ایک مقام پر اس حقیقت کی تصریح اس طرح فرمائی گئی

''پس اتر جاؤ تم دونوں (اے آدم وحوا) اکٹھے اس حال میں کہ تم میں سے بعض بعض کے دشمن ہوں گے، پھر اگر تم لوگوں کے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آجائے تو جس نے میری ہدایت کی پیروی کی وہ نہ بھٹکے گا، اور نہ شقاوت و بدبختی میں مبتلاء ہوگا، اور اس کے برعکس جس نے میرے ذکر اور میری یاد سے منہ موڑا اس کے لئے ایک بڑی ہی سخت تنگ گذراں ہوگی، اور قیامت کے روز ہم اس کو اندھا کر کے اٹھائیں گے'' (طٰہٰ ۱۲۳، ۱۲۴)

سو اس سے واضح فرمادیا گیا کہ راستے دو ہی ہیں ایک حق و ہدایت کی اتباع و پیروی کا راستہ، جو کہ دارین کی سعادت اور سرخروئی سے سرفرازی کا راستہ ہے، اور دوسرا ہوٰی و ہوس یعنی خواہشاتِ نفس کی پیروی کا راستہ، جو کہ ہلاکت وتباہی کا راستہ ہے، پس ہدٰی اور ہوٰی کے دو لفظ سارے معاملے کا خلاصہ اور نچوڑ ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیشہ راہِ حق و ہدایت اور ان کے تقاضوں کو سمجھنے اور اپنانے کی توفیق بخشے، اور ہمیشہ راہِ حق ہی پر مستقیم وثابت رہنا نصیب فرمائے، آمین ثم آمین یا ربَّ العالمین،

ہیٹ سٹروک Heat Stroke

موسم گرما کے شروع ہوتے ہی گرمی سے انسان سمیت ہر جاندار متاثر ہونے لگتا ہے، درجہ حرارت بڑھنے سے پسینہ تیزی سے خارج اور نمکیات ضائع ہونے لگتے ہیں جس کی وجہ سے گرمی میں: لو: "ہیٹ سٹروک" لگنے کے خدشات بھی بڑھ جاتے ہیں "ہیٹ سٹروک "، " سن سٹروک" یا" لُو " لگنا شدید گرمی سے ہونی والی بیماری ہے جسے میڈیکل کی زبان میں " Hyperthemia" کہا جاتا ہے۔ انسانی جسم کا درجہ حرارت بیرونی گرمی اور دھوپ کی وجہ سے بہت بڑھ جاتا ہے۔ جسم کے درجہ حرارت میں یہ اضافہ بخار سے بالکل مختلف ہوتا ہے۔ جو مہلک ثابت ہوسکتا ہے

گذشتہ چند سالوں میں پورے ملک بالخصوص کراچی میں ہیٹ سٹروک سے ہزاروں ہلاکتیں ہوئیں۔ شہرِ قائد میں گرمی کی شدت، پانی کے مسائل اور لوڈشیڈنگ کے باعث اموات کی شرح میں مزید اضافہ ہوا۔ ایک ہی دن میں سینکڑوں ہلاکتیں دیکھی گئیں اس سال بھی" ہیٹ سٹروک" کا خطرہ، لوڈشیڈنگ اور پانی کے مسائل موجود ہیں اور ماہرینِ موسمیات کی پیشن گوئی کے مطابق اس سال موسمِ گرما گذشتہ سال سے بھی سخت رہے گا۔

اگرچہ " ہیٹ سٹروک" کا خطرہ پورے ملک میں موجود ہے لیکن گزشتہ کچھ سالوں کو دیکھتے ہوئے یہی اندازہ ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ خطرہ کراچی میں ہوسکتا ہے۔ اسی لیے محکمہ موسمیات نے کراچی والوں کو" ہیٹ سٹروک" اور شدید گرمی سے ہوشیار کر دیا لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ عوام" ہیٹ سٹروک" سے بچنے کے لئے آگاہی حاصل کریں اور تمام تر ممکنہ حفاظتی اقدامات کریں

ہیٹ سٹروک کی علامات

سردرد

چکرآنا اور چکرانا

کمزوری اور نقاہت

رنگت سرخ ہوجانا

جلد اور منہ خشک ہوجانا

اچانک بخار ہوجانا

جسم کا درجہ حرارت غیر معمولی حد تک بڑھ جانا

پٹھوں میں درد، کمزوری اور اعصاب میں تناؤ کا احساس ہونا

متلی اور قے کا آنا

تیز دھڑکن

بلڈ پریشر ایک دم گر جانا

مریض کا بے ہوش ہوجانا

باربار پیشاب کا آنا

سانس میں تنگی ہونے کے باعث خراٹے جیسی آواز آنا

جسم میں پانی کی کمی کی وجہ سے چھوٹی آنت میں خراش پیدا ہونا

معدے میں تیزابیت پیدا ہونا وغیرہ وغیرہ

ہیٹ سٹروک سے بچنے کے ضروری اقدامات اور احتیاطی تدابیر

گرم موسم میں پانی کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنا چاہیے

روزانہ کم از کم تین لیٹر پانی تو ضرور پینا چاہیے

پانی کے ساتھ جوسز وغیرہ کا بھی زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔

نمکیات کی کمی کو پورا کرنے کے لئے "او آر ایس" کا استعمال کریں۔

پیشاب کی گہری رنگت پانی کی کمی کی نشانی ہے۔اس لئے پیشاب کی ہلکی رنگت برقرار رکھنے کے لئے زیادہ سے زیادہ مائعات یعنی پانی اور جوسز کا استعمال زیادہ کریں۔

جسم میں پانی کی کمی نہ ہونے دیں اور اگر موسم گرم ہو تو بھرپور جسمانی سرگرمیوں سے اجتناب کریں

گوند کتیرا، تخم ملنگا اور اسپغول کی بھوسی کا پانی میں بھگو کر استعمال بھی مفید رہتا ہے

ستو کے شربت کا استعمال زیادہ سے زیادہ کریں

کچی اور پکی لسی کا استعمال بھی لو سے بچانے میں مفید رہا ہے

تربوز گرمی کا بہترین توڑ ہے

کالی مرچ کا سفوف، کھیرا، فالسہ اور آلو بخارہ بھی :لو: ہیٹ سٹروک میں انتہائی مفید ہے

شربت عناب، خشک آلو بخارے کا شربت، سرکہ یا املی کا شربت بھی ہیٹ سٹروک سے مفید ہے

گرمی کے موسم میں کھانا کھانے کے بعد گڑ کھانے سے لو نہیں لگتی

تلی ہوئی، باسی اور نشاستہ والی غذائیں سے حتی الامکان اجتناب کیا جائے۔

چائے، کافی، عام قسم کی مشروبات اور گرم اشیاء کا استعمال کم سے کم کیجئے

روزانہ ایک یا دو مرتبہ نہانا چاہئے

گرمی میں گہرے رنگ کے کپڑوں کا استعمال نہ کریں

ہلکے رنگ کا اور ڈھیلا ڈھالا لباس زیب تن کریں۔

ٹھنڈی اور سائے دار جگہوں پر رہیں

اول تو دھوپ میں نکلنے سے بچیں اگر نکلنا پڑ جائے تو سر ڈھانپ کر نکلیں اور پانی ساتھ رکھیں

دھوپ میں آنے کے بعد تھوڑا سا پیاز کا رس شہد میں ملا کر چاٹنے سے لو لگنے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے

شدید گرمی، حبس اور دھوپ ہی ہیٹ سٹروک کی وجہ ہیں ان سے خود کو بچائیں

چھوٹے بچوں کو کار میں چھوڑ کر مت جائیں، کیونکہ بند کار میں درجہ حرارت بڑھ جانے سے ہیٹ سٹروک کا خطرہ بڑھ سکتا ہے

ابتدائی طبی امداد

اگر آپ کو شبہ ہو کہ مریض کو "ہیٹ سٹروک" ہے تو سب سے پہلے ایمبولینس کو طلب کریں یا متاثرہ شخص کو خود ہسپتال لے جائیں کیوں کہ طبی امداد میں تاخیر جان لیوا ثابت ہو سکتی ہے۔

ایمبولینس کے انتظار کے دوران مریض کو کسی سایہ دار اور ٹھنڈی جگہ پر منتقل کر دیں

فرش ہونے کی صورت میں مریض کو فرش پر لٹا دیں اور اس کے پاؤں کسی اونچی چیز پر رکھ دیں تا کہ دل کی جانب خون کا بہاؤ بڑھ جائے اور شاک کی روک تھام ہو سکے۔

مریض کے کپڑے ٹائٹ ہو تو ان کو ڈھیلا کر دیں اور مریض کے غیر ضروری کپڑے ہٹا دیں۔

مریض کو ہوا والی جگہ میں رکھیں۔

تولیے کو ٹھنڈے پانی میں بھگو کر جسم پر لگائیں یا ٹھنڈے پانی کا سپرے کریں۔

اگر پیڈسٹل پنکھا ہو تو پنکھے کا رخ مریض کی جانب کر دیں بجلی نہ ہونے کی صورت میں ہاتھ والے پنکھے یا کسی بھی چیز سے خود مریض کو ہوا دیں اومریض کے گردن ،بغل، کمر اور ران پر برف سے ٹکور کریں۔

سوالات انٹرنیٹ ایکسپرٹ سے

سوال: السلام علیکم: میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کیا کوئی ایسا طریقہ ہے کہ ہم کسی مخصوص ویب سائٹ کو بغیر کسی سافٹ ویئر بلاک کر سکیں؟

کیونکہ عام طور پر جو سافٹ ویئرز ملتے ہیں وہ ہمیں خرید کر استعمال کرنے پڑتے ہیں تو بسا اوقات یہ ممکن نہیں ہوتا کہ ہر ہر کام کو سرانجام دینے کے لئے الگ الگ سافٹ ویئرز خرید کر استعمال کئے جائیں۔ اگر ایسا ممکن ہے کہ یہ کام بنا سوفٹ ویئر کے ہو جائے تو ہمارے لئے بہت مفید رہے گا۔ میں ونڈوز 7 سسٹم استعمال کر رہا ہوں۔

والسلام، عبداللہ خالد، مکہ سعودی عرب

جواب: وعلیکم السلام:

جی یقیناً ایسا ممکن ہے لیکن سافٹ ویئر کے بغیر کسی ویب سائٹ کو بلاک کرنے کے لئے قدرے ایڈوانس درجے کی مہارت چاہیئے ہوگی تاکہ کسی ممکنہ غلطی سے بچا جا سکے کیوں کہ اگر اس درجے کی مہارت نہیں تو پھر فائدے کے بجائے نقصان کا اندیشہ ہے لیکن پھر بھی میں کوشش کروں گا کہ اس طریقے کو ہر ممکنہ حد تک آسان انداز میں بیان کروں تاکہ نہ صرف آپ کو بلکہ ہمارے دیگر قارئین کو بھی اسے سمجھنے میں زیادہ دقت نہ ہو، تاہم میرا مشورہ ہوگا کہ اگر آپ یا ہمارے دیگر قارئین کو کسی بھی مرحلے پر سمجھنے میں کسی قسم کی دقت یا دشواری ہو تو اس عمل کر سرانجام دینے کے بجائے اسے بار بار پڑھیں۔

اور خوب سمجھنے کے بعد اس پر عمل کریں اور اگر آپ یا ہمارے دیگر قارئین قدرے ایڈوانس درجے کی کمپیوٹر معلومات رکھتے ہیں تو مجھے پوری امید ہے کہ ذیل میں بتایا جانے والا طریقہ با آسانی سمجھ لیں گے اور تمام تر احتیاط کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے با آسانی اس عمل کر سرانجام بھی دے سکیں گے۔

چلیں اب کام کی طرف آتے ہیں یاد رہے کہ بغیر کسی سافٹ ویئر کے کسی بھی ویب سائٹ کو اپنے کمپیوٹر پر بلاک کرنے کے ایک سے زائد طریقے ہیں جن میں سے ایک کی تفصیل میں اس مضمون میں پیش کر رہا ہوں۔ اور باقی کی تفصیل وقت آنے پر کمپیوٹر کی دنیا کیٹیگری میں اسی عنوان کے تحت آئیگی

ونڈوز سسٹم کی hosts فائل میں تبدیلی کرنا

ابتدائی احتیاط: ونڈوز سسٹم کی hosts فائل آپریٹنگ سسٹم کا حصہ ہونے کی وجہ سے بسا اوقات آسانی سے ایڈٹ نہیں ہو پاتی، اس لئے اس فائل میں کسی قسم کی تبدیلی کرنے کے لئے پہلے آپ کو اپنے کمپیوٹر کے اینٹی وائرس پروگرام کو کچھ

وقت کے لئے ڈس ایبل کرنا ہوگا۔اور ونڈوز 8 اور 10 کے صارفین کو hostsفائل ونڈوز ڈیفینڈر کی ایکسکلوزنگ لسٹ میں شامل کرنا ہوگا تا کہ اس فائل میں کسی قسم کی تبدیلی کوسکیورٹی سسٹم بلاک نہ کردے۔

طریقہ کار کی تفصیل:

سب سے پہلے آپ ونڈوز نوٹ پیڈ کو ایڈمن پاورز کے ساتھ اوپن کریں۔اس مقصد کے لئے آپ براہ راست نوٹ پیڈ کھولنے کے بجائے نوٹ پیڈ کی ایگزی فائل کو رائٹ کلک کرکے: رن ایز ایڈمنسٹریٹر: کا آپشن منتخب کریں گے۔نوٹ پیڈ ایگزی فائل بنیادی طور پر ونڈوز فولڈر میں ہوتی ہے۔

اب نوٹ پیڈ میں hostsفائل اوپن کریں۔اس مقصد کے لئے ونڈوز فولڈر کے اندر system32 folder میں جائیں، وہاں ڈرائیورز فولڈر میں hosts file ملے گی

(C:\Windows\System32\drivers\etc)

اگر آپ نے ونڈوز سسٹم سی ڈرائیو کے بجائے ڈی یا کسی اور ڈرائیو میں انسٹال کی ہوتو ڈرائیو کا نام سسٹم کے حساب سے تبدیل کرلیں۔

جیسا کہ

(D:\Windows\System32\drivers\etc)

اگر آپ کو ای ٹی سی فولڈر میں hosts فائل یا کوئی فائل دکھائی نہ بھی دے تو وہاں جاکر آپ فائل نیم کے کالم میں hosts لکھیں تو یہ فائل کھلنے کے لئے شو ہو جائے گی۔

اب آپ hostsفائل کھول کر اس میں جو کچھ درج ہوا سے نظر انداز کرکے اس فائل کی آخری لائن کے آخری حرف کے اختتام پر آکر ایک بار کی بورڈ میں :اینٹر: کی پریس کریں

تو کرسر اگلی لائن پر موو ہو جائے گی۔یہاں آکر آپ یہ(1.0.0.127) لکھیں اور:سپیس: کی پریس کریں،:سپیس: کی پریس کرنے کے بعد آپ نے جس ویب سائٹ کو بلاک کرنا ہے اسکا لنک لکھیں مثال کے طور پر:

www.google.com.

اس طریقے پر عمل کرتے ہوئے آپ نے جتنی بھی سائٹس بلاک کرنی ہیں سب کا لنک ایک ایک کرکے الگ الگ لائن میں درج کرتے جائیں، یاد رہے کہ ہر سائٹ کو بلاک کرنے کے لئے سائٹ کے ایڈریس سے پہلے(1.0.0.127) لکھ کر ایک بار سپیس پریس کرنا ضروری ہے۔اس کے بعد فائل کو سیو کرتے ہوئے کلوز کردیں۔

مذکورہ بالا طریقے پر عمل کرنے کے نتیجے میں hosts فائل میں شامل کی گئی تمام ویب سائٹس اس کمپیوٹر کے تمام صارفین کے لئے بلاک ہو جائیں گی۔

لائی فائی (LiFi) ٹیکنالوجی

اینڈ ہوون یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی (Eindhoven University of Technology) ہالینڈ کی ''جو آنے اوہ'' (Joanne Oh) اور ان کی معاون ٹیم نئی ٹیکنالوجی لائی فائی (LiFi) کے ذریعے تقریباً بیالیس گیگابٹس (42.8 Gbit/s) فی سیکنڈ کی رفتار سے ڈیٹا ٹرانسفر کے تجربے میں کامیاب ہوگئے۔ اینڈ ہوون یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی ہالینڈ کے ماہرین کے مطابق ڈیٹا ٹرانسفر کی یہ سپیڈ دنیا کے تیز ترین وائی فائی (WiFI) سے بھی 100 گنا فاسٹ ہے

جرنل آف لائٹ ویو ٹیکنالوجی (General of light view technology) اور آئی ٹرپل ای ایکسپلور (IEEE Xplore) میں شائع ہونے والی رپورٹس کے مطابق ہالینڈ کی اینڈ ہوون یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی میں ''جو آنے اوہ'' اور ان کے ساتھیوں نے نئی قسم کی لائی فائی ٹیکنالوجی تیار کرلی ہے جو روشنی کے بجائے انفراریڈ ریز (Infrared Rays) ذیلی سرخ شعاعوں کی مدد سے رابطہ کرتی ہے جبکہ اس کی رفتار بھی حیرت انگیز طور پر بہت زیادہ ہوتی ہے۔

وائی فائی سے سو گنا زیادہ تیز رفتار نئی لائی فائی ٹیکنالوجی جسے ''جو آنے اوہ'' اور ان کی تحقیقی ٹیم نے تجربات کے دوران انفراریڈ ریز لائی فائی سگنلز کو 2.5 میٹرز (distance of 2.5 meters) کی دوری تک 8.42 گیگابٹس فی سیکنڈ کی غیر معمولی رفتار سے نشر کرنے میں کامیابی حاصل کرلی۔

اس مقصد کے لیے اینڈ ہوون یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی ہالینڈ کے ماہرین نے خاص طرح کے لائٹ انٹیناز (light antennas) تیار کیے جو انفراریڈ ریز کی شکل میں وائرلیس سگنلز کو بڑی تیزی سے نشر اور وصول

کرنے کے قابل ہوتے ہیں فی الحال یہ ٹیکنالوجی اپنے ابتدائی مراحل میں ہے اور ماہرین کے سامنے سب سے بڑا چیلنج اسے زیادہ بڑے فاصلوں تک کے لیے کارآمد بنانا ہے۔

کیونکہ فاصلہ زیادہ ہونے پر اس ٹیکنالوجی میں ڈیٹا ٹرانسفر کی رفتار اچانک بہت کم ہوجاتی ہے۔اپنی تمام خوبیوں کے باوجود لائی فائی ٹیکنالوجی صرف کسی کھلے علاقے میں یا ایک بند کمرے کے اندر ہی ڈیٹا کی منتقلی کرسکتی ہے کیونکہ روشنی کی لہریں دیواروں کے آر پار نہیں گزر سکتیں۔

البتہ یہ کام مختلف کمروں میں جداگانہ لائٹس انٹینا ز نصب کرکے ضرور کیا جاسکتا ہے جو یقیناً وائی فائی کے مقابلے میں مہنگا ہوگا لیکن وہ دن دور نہیں کہ جب آنے والے وقتوں میں یہ ٹیکنالوجی عام اور کم خرچ ہو کر وائی فائی کی جگہ لے سکے۔

انجرڈ پکسل سافٹ ویئر

ہر کمپیوٹر یوزر اس بات کو جانتا ہے کہ مارکیٹ میں سی آرٹی مانیٹرز تقریبا ختم ہو چکے ہیں۔ اور اب ان کی جگہ ایل سی ڈیز یا ایل ای ڈیز مانیٹرز مارکیٹ میں آچکے ہیں۔ یاد رہے کہ یہ مانیٹرز کارکردگی میں بہترین اور فلیٹ اسکرین کے حامل ہوتے ہیں۔

اس کے علاوہ ایل سی ڈیز اور ایل ای ڈیز مانیٹرز سی آرٹی مانیٹرز کے مقابلے میں جگہ بھی کم گھیرتے ہیں اور بجلی کے استعمال میں بھی کم خرچ بالانشین ہیں لیکن ان خوبیوں کے ساتھ ان میں ایک مسئلہ ہے اور وہ یہ ہے کہ چونکہ ایل سی ڈی یا ایل ای ڈی مانیٹر کی سکرین چھوٹے چھوٹے پکسلز سے مل کر بنی ہوتی ہے۔ بعض اوقات ان میں سے کچھ پکسلز ڈیڈ ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے سکرین پر چھوٹے چھوٹے سے ڈاٹس بن جاتے ہیں اور پھر یہ چھوٹے چھوٹے سے ڈاٹس بڑے ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے ایل سی ڈی یا ایل ای ڈی ناکارہ ہو جاتی ہے۔

اب مسئلہ یہ ہے کہ کبھی یہ نظر آتے ہیں تو کبھی نہیں تو جب نظر آتے ہیں مارکیٹ کی زبان میں انھیں سپاٹ کہتے ہیں اور جب نظر نہیں آتے ہیں انھیں مائنر سپاٹ کہتے ہیں لیکن اس کے ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ مائنر سپاٹ کا پتہ ایک ماہر ہی لگا سکتا ہے کیوں کہ یہ ہر آدمی کے بس کی بات نہیں مگر اب پریشانی کی ضرورت نہیں کیوں کہ

aurelite.com

والوں نے ایک ایسا پورٹ ایبل سافٹ ویئر تیار کیا ہے جس کی مدد سے اب ہر شخص ایل سی ڈیز یا ایل ای ڈیز مانیٹرز کے ڈیڈ پکسلز کا پتہ چلا سکے گا اس پورٹ ایبل سافٹ ویئر کا نام ہے ''انجرڈ پکسلز'' تو اسے دیئے گئے لنک سے ڈاؤن لوڈ کر کے انسٹال کریں اور اس کی مدد سے اپنے ایل سی ڈی یا ایل ای ڈی مانیٹر کے ڈیڈ پکسلز کا پتہ چلائیں نیز اگر آپ نیو ایل سی ڈی یا ایل ای ڈی مانیٹر خریدنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو اس سلسلے میں انجرڈ پکسلز نامی پورٹ ایبل سافٹ ویئر کی مدد لینا ہرگز نہ بھولیں کیوں کہ بعد کی پریشانی سے بچنے کے لیے شروع میں تھوڑی مشقت برداشت کریں۔

اور چونکہ یہ سافٹ ویئر پورٹ ایبل ہے تو فلیش ڈرائیو میں پیسٹ کر کے اس کا مارکیٹ میں لے جانا اور اس کے ذریعے وہاں ایل سی ڈی یا ایل ای ڈی مانیٹر چیک کرنا کوئی زیادہ مشکل کام نہیں۔

استعمال کرنے کا طریقہ بہت آسان ہے سب سے پہلے براؤزر کے سرچ بار میں یہ لنک ٹائپ کریں

http://www.aurelitec.com/injuredpixels/windows/download/

اس کے بعد (PortableInjuredPixelsDownload) کے ٹیب پر کلک کریں

کچھ ہی دیر مطلوبہ سافٹ ویئر زپ فائل میں ڈاؤن لوڈ ہو کر آپ کے ڈاؤن لوڈ یا بتائے گئے فولڈر میں آپ کے سامنے آجائیگا اس کے بعد زپ فائل کو ان زپ کریں پھر پورٹ ایبل فائل پر پر ڈبل کلک کریں گے تو سافٹ ویئر رن ہو کر اس کی کچھ اس طرح کی ونڈو آپ کے سامنے آجائیگی۔

اب اس میں ایک کے بعد ایک کلر کے ٹیب پر کلک کر کے کلر وائز ایل سی ڈی یا ایل ای ڈی کے پکسلز چیک کریں لیکن یاد رہے کہ سپاٹ کا پتہ وائٹ لائٹ میں چلتا ہے اسلئے وائٹ لائٹ میں خوب چیک کریں اور جہاں مائنر سا سپاٹ بھی نظر آئیں تو اس ایل سی ڈی یا ایل ای ڈی کو نہ خریدیں۔

ایڈ بلاکر سرچ براؤزر کے لیے

کسی بھی سرچ براوزر میں سرچ کرتے وقت اس پر چلنے والے اکثر ایڈز ایسے غیر اخلاقی ہوتے ہیں جنھیں دیکھ کر یہی لگتا ہے کہ انٹرنیٹ پر سرچنگ کرتے ہوئے اس کا فیملی استعمال ممکن نہیں اگر چہ آپ کسی اچھی ویب سائٹ کا وزٹ کیوں نہ کرر ہے ہو، مگر اس پر غیر اخلاقی اشتہارات کی بھر مار ضرور ہوگی۔ اور ضروری نہیں کہ وہ غیر اخلاقی اشتہارات اس اچھی ویب سائٹس مالکان کی طرف سے ہو بعض اوقات اشتہارات کسی بھی براؤزر کے نیو ٹیب سے خود کار طریقے سے بھی کھل جاتے ہیں

بہر حال اشتہارات کیسے، کس وقت اور کہاں کہاں کھلتے ہیں یہ موضوع ہمارا محل بحث نہیں بلکہ ہمارا محل بحث موضوع ہے ہر قسم کے سرچ براؤزرز پر اشتہارات بلاک کرنا۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ کسی بھی براؤزر پر سرچ کرتے ہوتے وقت اس کا فیملی استعمال ممکن ہو یا ویسے ہی آپ شتہارات بلاک کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے

براوزر ایکسٹینشن ضرور استعمال کریں

یہ ایکسٹینشن تقریباً تمام مشہور براؤزر پر کام کرتا ہے جیسا کہ

وغیرہ

ڈاون لوڈ اور استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ براوزر کے سرچ بار میں ٹائپ کریں

Add Block

اس کے بعد اسے ڈاؤن لوڈ کریں تھوڑی دیر میں براوزر ایکسٹینشن ڈاون لوڈ ہوکر خودکار طریقے سے انسٹال ہوجائیگا۔ اس کے بعد اس براوزر ایکسٹینشن کا آئیکن براوزر کے رائٹ سائڈ پر نظر آئے گا

اس میں اشتہارات بلاک کا آپشن ڈیفالٹ ہوتا ہے دیگر آپشن کو سلیکٹ کرنے کے لیے براوزر کے رائٹ سائڈ پر موجود آئیکن پر کلک کریں اور مرضی کے آپشن منتخب کریں

اس براوزر ایکسٹینشن کے متعلق مزید معلومات کے لیے اس کا مینول ضرور پڑھیں۔
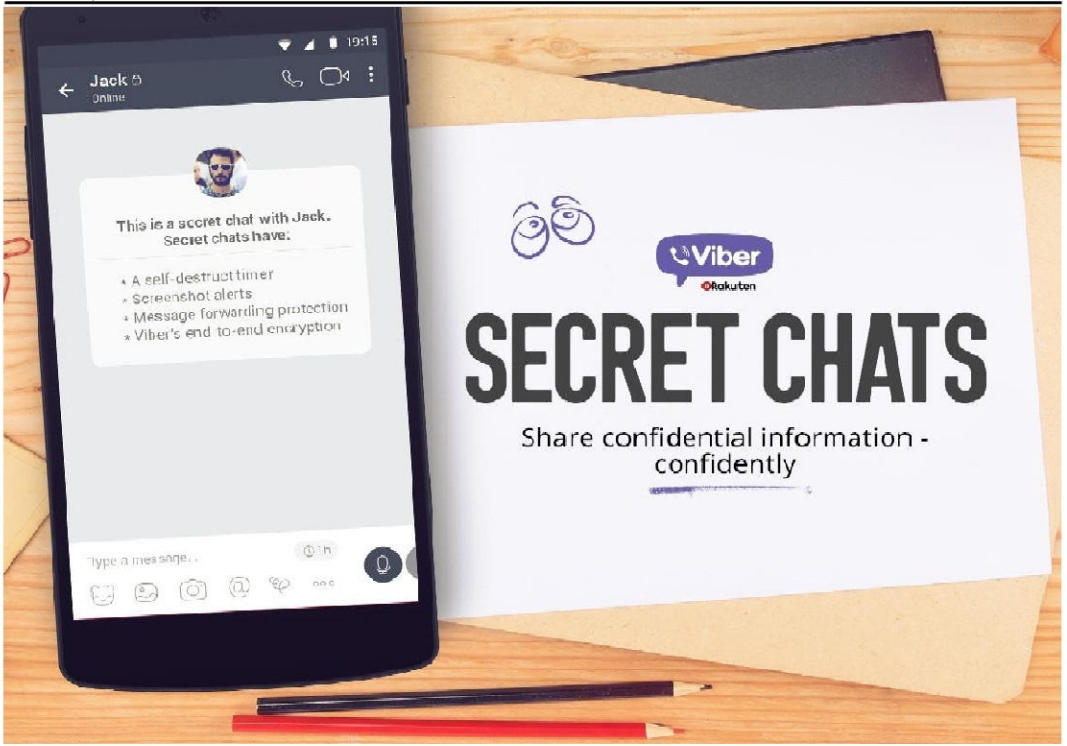
وائبر سیکرٹ چیٹ فیچر

دنیا میسنجر کا مقبول ایپ وائبر نے خودکار طریقے سے پیغامات کو غائب کرنے والا ایک نیا فیچر متعارف کروایا جس کے ذریعے اب پیغامات خودکار طریقے سے غائب ہوجایا کریں گے اور کوئی بھی انھیں پڑھ یا دیکھ نہیں سکے گا۔ وائبر نے اس نئے فیچر کو ''سیکریٹ چیٹ'' کا نام دیا ہے جس کے تحت ایک وائبر یوزر کسی دوسرے یوزر سے چیٹ کے دوران ٹائمر کا تعین کرکے (جو ایک منٹ سے لے کر کئی گھنٹے تک ہوسکتا ہے) اس مقررہ وقت کے دوران پیغامات اور تصاویر دکھائی دیں گی اس کے بعد تمام پیغامات ازخود غائب ہوجائیں گی۔

دنیا بھر کی تمام میسنجرز ایپس کمپنیوں میں سہولیات کو بہتر سے بہتر بنانے کی دوڑ میں وائبر نے ایک مرتبہ پھر عوام کی توجہ حاصل کرنے کے لئے وائبر میسنجر ایپ میں ''سیکریٹ چیٹ'' جیسی سہولت متعارف کرائی ہے۔اس سے قبل حال ہی میں واٹس ایپ نے بھی ایسا ہی ایک ''سٹیٹس فیچر'' پیش کیا تھا جس کے تحت بھیجا ہوا ٹیکسٹ پیغام لوٹایا جاسکتا ہے۔

تاہم ماہرین کے مطابق وائبر کا ''سیکرٹ چیٹ فیچر'' حریف کمپنیوں کے فیچر کے مقابلے میں استعمال میں قدرے آسان اور باسھولت ہے، اس فیچر کے ذریعے خفیہ بات چیت مقرر کئے گئے وقت پر از خود ختم ہوجاتی ہے۔سمارٹ فون ایپس کے بڑھتے ہوئے استعمال کے تحت صارفین نہ صرف معلومات کا مکمل تحفظ چاہتے ہیں بلکہ بعض اوقات اپنی گفتگو اور پیغامات کو بھی ختم کرنا چاہتے ہیں۔اگرچہ سنیپ چیٹ نے اس میدان میں اولیت حاصل کی ہے اور ''سنیپ چیٹ'' نے سب سے پہلے یہ فیچر پیش کیا تھا جس کا ہنوز بھی استعمال جاری ہے۔

لیکن وائبر نے اسے ایک نئے انداز میں پیش کرکے یوزر کی خوب توجہ حاصل کی ہے دلچسپ بات یہ ہے کہ اس فیچر کے تحت پیغامات کو آگے بھیجنا، ٹیکسٹ یا تصویر کا اسکرین شاٹ لینا اور تشہیر کرنا ممکن نہ ہوگا۔چیٹ کے دوران دو افراد میں سے اگر کوئی ایک بھی سیکرٹ چیٹنگ پر آمادہ ہوجاتا ہے جس پر لاک بیج دکھائی دے گا۔اور آئیکن پر نظر آئیگا اس کے علاوہ سیکرٹ چیٹ کو تلف کرنے کی بجائے چھپایا بھی جاسکتا ہے اور بعد میں اسے ایک کوڈ کے ذریعے کھول کر دیکھا جاسکتا ہے۔

اس ایپ کو استعمال کرنے کے لئے اینڈ رائیڈ پلے سٹور میں ٹائپ کریں

Viber Secret Chat

اور اس کو ڈاؤن لوڈ کر کے استعمال کریں مزید معلومات کے لیے ایپ مینول ضرور پڑھیں۔
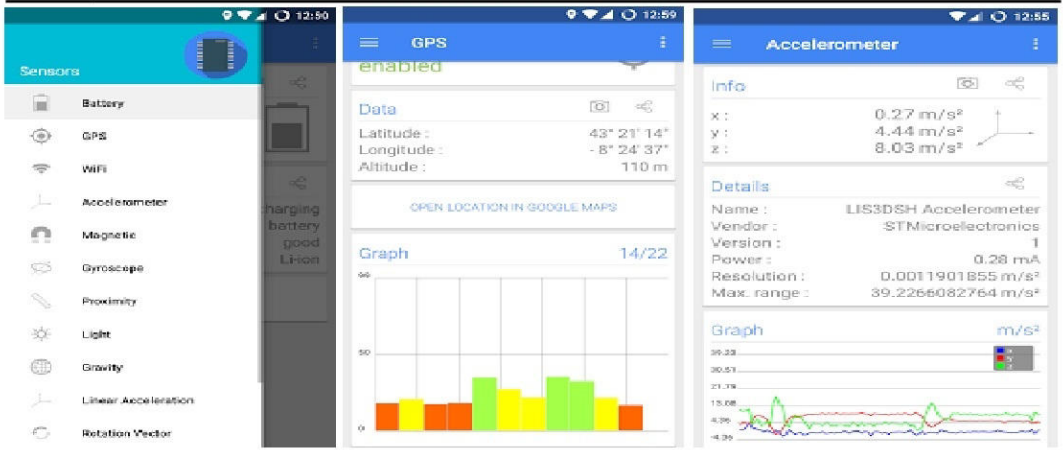
سنیسرز ملٹی ٹول سمارٹ فون ایپ

سمارٹ فون کی تقریبا تمام اقسام میں سمارٹ فون کمپنیاں مختلف سینسرز لگاتی ہیں اور یہ سنیسر زمخصوص کاموں کے لیے ہوتے ہیں مثلا (sensors lightambisent) جس کا کام یہ ہے کہ جب آپ کال سننے کے لیے سمارٹ فون کان کے قریب لے جاتے ہےتو یہ سینسر خود کار طریقے سے ایل سی ڈی لائٹ کو آف کر دیتا ہے

کیوں کہ اگر کال کے دوران لائٹ آن رہے تو بیٹری خرچ بھی جاری رہتا ہے اور سمارٹ فون کا کان کے ساتھ ٹچ رہنے کی وجہ سے ٹچ کمانڈ کا بھی خطرہ رہتا ہے اسی لیے کمپنیاں یہ سنیسر لگاتی ہے تا کہ ان جیسی پریشانیوں سے بچا جا سکے اور اسی طرح ڈیوائس یعنی سمارٹ فون وغیرہ کے موجودہ مقام کا پتہ چلانے کے لیے (sensorGPS) لگایا جاتا ہے جس کا کام سیٹلائٹس سے رابطے میں رہنا ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

ان چیزوں سے واقف ایک خاص یوزر کو تو پتہ ہوتا ہے کہ میرے سمارٹ فون میں کتنے سینسرز لگے ہیں اور ان سینسرز کا کیا کیا کام ہے لیکن ایک عام یوزر کو ان چیزوں کے بارے میں کوئی خاص معلومات نہیں ہوتی ہیں اس لیے اگر آپ جاننا چاہتے ہیں کہ آپ کے سمارٹ فون میں کتنے سینسرز لگے ہیں اور وہ سینسرز کیا کیا کام کرتے ہیں تو اس کام کے لیے ’’سینسر ٹول ملٹی ڈاٹ کام‘‘ کا ایپ استعمال ضرور کریں۔

سینسر ٹول ملٹی ڈاٹ کام نے اس کے لیے ایک عدد ایک ایسی اینڈ رائیڈ ایپ تیار کی ہے جس کی مدد سے آپ جان سکیں

گے کہ آپ کے سمارٹ فون میں کتنے سینسرز ہیں اور وہ سینسرز کیا کیا کام کرتے ہیں اور مزے کی بات یہ ہے کہ پہلے ذکر دہ دو سینسرز کے علاوہ آپ ان سینسرز کے بارے میں بھی جان سکیں گے جن کا آپ کو اس سے پہلے بالکل بھی پتہ نہیں تھا مثلا

Power Sensor , Multi Tool
Battery Drill Power Tools
Sensor Detector , Multi Tool
PIR Infrared Motion Sensor
Battery Drill Power Tools

وغیرہ وغیرہ

استعمال کا طریقہ بہت آسان ہے سب سے پہلے اپنے اینڈ رائیڈ آپریٹنگ سسٹم والے سمارٹ فون کے پلے سٹور میں جا کر ٹائپ کریں

Sensor Multi Tool

یہ آپ کے سامنے آ جائیگی اس ایپ پر کلک کریں تو اب یہاں پر آپ سے انسٹال کی کمانڈ مانگی جائیگی آپ اسٹال کی کمانڈ دیں اور ساتھ میں ایپ کو چلانے کا ریویو بھی پڑھیں تا کہ چلانی میں آسانی ہو جب ایپ ڈاؤنلوڈ ہو کر انسٹال ہو جائے تو اب اسے رن کریں اور معلوم کریں کہ آپ کے سمارٹ فون میں کتنے سینسرز ہیں اور ان کا کیا کیا کام ہیں۔
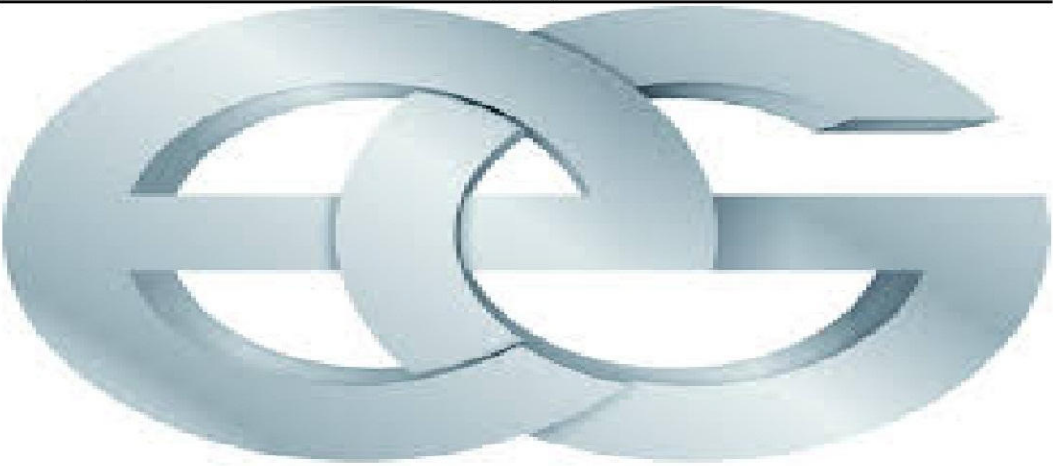
الیکٹرونکس

آج کا انسان مختلف کاموں کو پہلے سے زیادہ موثر، تیز اور آسان کرنے کے لئے دن رات ایک کئے ہوئے ہے یہی وجہ ہے کہ دورِ حاضر میں جدید ٹیکنالوجی کے کردار، اہمیت اور مانگ میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ کسی ملک کی صنعتی ترقی کے لیے کیمیکل، سول، الیکٹرک، الیکٹرونکس اور میکینکل انجینئرنگ کے فنون کو ایک اہم حصہ سمجھا جاتا ہے۔ اور جن ممالک نے ان فنون کو اہمیت دی تو میرے خیال میں یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ ان ملکوں نے پھر کتنی ترقی کی ہے

یعنی اس وقت جدید ٹیکنالوجی کی اہمیت سے کسی کو بھی انکار نہیں اور یہ ہماری دنیاوی ضرورت بھی ہے کہ ہم اس میدان بھی ترقی کریں ویسے تو ذکر کردہ سارے فنون ایسے ہیں کہ ان میں ہر ایک فن دوسرے فن سے زیادہ ضروری ہے لیکن ان میں الیکٹرونکس بہت اہمیت کی حامل ٹیکنالوجی ہے الیکٹرونکس جو علم طبعیات (Physical Science) کی ایک شاخ ہے اردو میں اسے برقیات یا الیکٹرونیات کہا جاتا ہے یہ ٹیکنالوجی تقریبا ہر فرد کے استعمال میں آتی ہے شاید ہی کوئی شخص ہو جس نے الیکٹرونکس آلات کا استعمال نہ کیا ہو

اس لیے ہماری اس تحریر کا عنوان الیکٹرونکس ہے، الیکٹرونکس کے متعلق تو کتابوں اور انٹرنیٹ پر کافی مواد موجود ہے لیکن بد قسمتی سے ان میں اکثر انگریزی اور دوسری زبانوں میں ہے۔صرف اردو سمجھنے والے دوست جو انگریزی کو پوری طرح نہیں سمجھتے، ہمیشہ اس کمی کو محسوس کرتے ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں الیکٹرونکس کے متعلق اردو زبان میں بھی بہت کچھ لکھا گیا ہے لیکن ہماری اکثریت کو اس بارے میں کوئی معلومات نہیں۔

اور خاص کر وہ دوست جو الیکٹرونکس کی شاپ وغیرہ پر بغیر کسی تھیوری پریکٹیکل پر گذارہ کر کے کام چلاتے ہیں ان کو تو اس حوالے سے کوئی معلومات نہیں ہے۔اس لیے ادارہ علم وسائنس نے یہ فیصلہ کیا ہے وہ قارئین جو کسی شاپ وغیرہ پر کام سیکھ رہے ہیں یا کر رہے ہیں یا کسی ادارے سے الیکٹرونکس ڈپلومہ کر رہے ہیں تو ان کے لیے الیکٹرونکس کیٹگری کے تحت الیکٹرونکس پارٹس جیسا کہ رزسٹر، کیپیسٹر ،ٹرانسسٹر، ڈائیوڈ، آئی سی وغیرہ اور اس فن میں استعمال ہونے والے دیگر تمام پارٹس کے بارے میں بنیادی اور ضروری معلومات اردو زبان میں مہیا کی جائیگی

اور اردو زبان میں اس حوالے سے جتنی بھی مستند کتابیں تالیف کی گئی ہے یا انٹرنیٹ پر اس حوالے سے اردو میں جو کام کیا گیا ہے اس بارے میں بھی آپ کو بتایا جائے گا۔
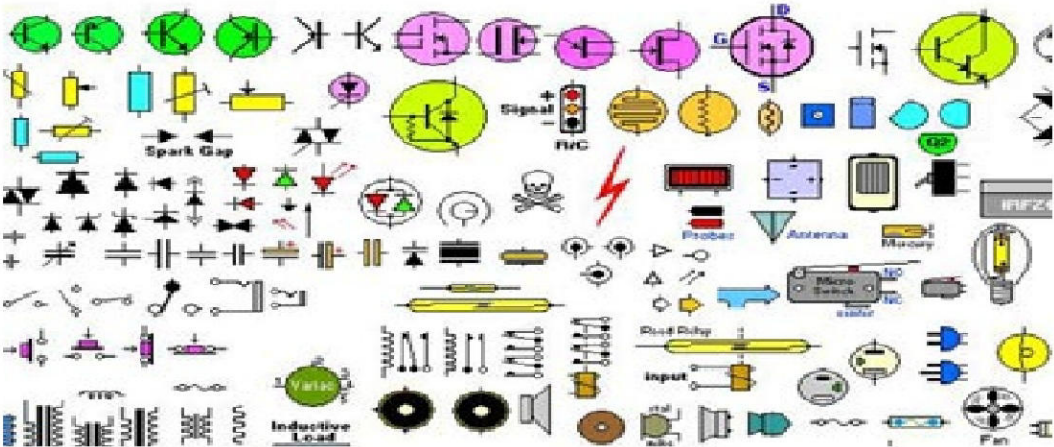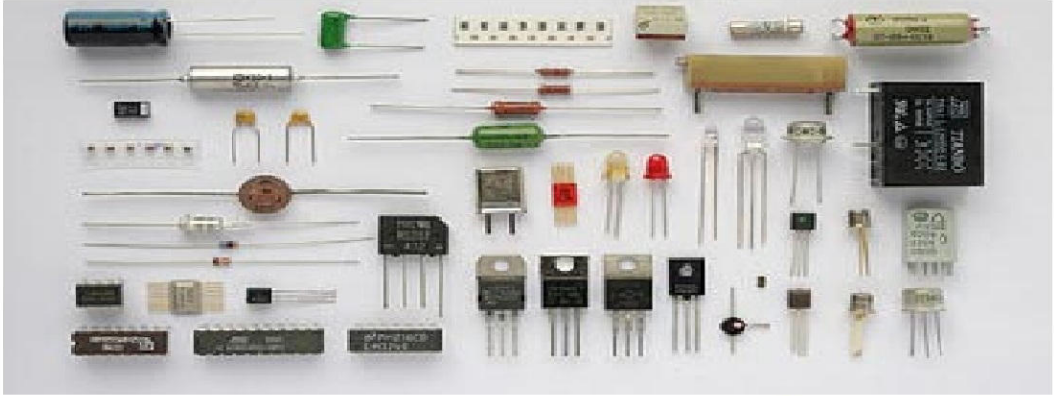
کاروباری مشاورت کیجیے

رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بے روزگار اور آسودہ حال شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حق میں عا فرمائیں کیوں کہ میں ایک غریب شخص ہوں اور گذر بسر میں تنگی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: کیا تمہارے گھر میں کچھ سامان ہے؟

اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! صرف دو چیزیں ہیں

ایک ٹاٹ کا بستر ہے جسے ہم اوڑھتے بھی ہیں اور بچھاتے بھی ہیں اور ایک پانی پینے کے لئے پیالہ ہے

آپ ﷺ نے فرمایا یہ دونوں چیزیں میرے پاس لے آؤ

وہ شخص دونوں چیزیں لے کر حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے دونوں چیزیں دو درہم میں نیلام کر دیں اور دونوں درہم ان کے حوالے کرتے ہوئے فرمایا۔ جاؤ! ایک درہم میں تو کچھ کھانے پینے کا سامان خرید کر گھر والوں کو دے آؤ اور ایک درہم میں کلہاڑی خرید کر لاؤ۔ چنانچہ اس شخص نے ویسا ہی کیا اور کلہاڑی لیکر آپ ﷺ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے

آپ ﷺ نے کلہاڑی میں اپنے مبارک ہاتھوں سے دستہ لگایا اور اس سے فرمایا جاؤ، جنگل سے لکڑیاں کاٹ کاٹ کر لاؤ اور بازار

میں فروخت کرو اور پندرہ روز کے بعد آ کر اپنی حالت کے بارے بتاؤ
مقررہ دن پر جب وہ شخص حاضر ہوئے تو ان کے پاس دس درہم تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر فرمایا یہ محنت کی کمائی تمہارے لئے اس سے کہیں بہتر ہے کہ تم لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرو اور قیامت کے روز تمہارے چہرے پر بھیک مانگنے کا داغ ہو۔

اس واقعے میں بہت سارے اسباق موجود ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ ٹاٹ کا بستر اور پانی کا پیالہ اس شخص کا فروخت ہوا، نتیجے میں ملنے والے درہم اس شخص کے سامان کے بیچنے سے ملے اور کاروبار اسی شخص کے بیچے ہوئے سامان سے شروع ہوا اور اگر یہ شخص چاہتا تو خود بھی ایسا کرتا لیکن اسے اس بارے میں خیال نہیں آیا کیوں؟

کیوں کہ اس شخص نے اس زاویے سے سوچا نہیں کہ میرے پاس جو چیزیں ہیں میں اسے فروخت کر کے بھی کاروبار کر سکتا ہوں اور یہ اس لیے تھا کہ بعض اوقات انسان کے پاس وہ سب کچھ ہوتا ہے جس سے وہ جائز اور حلال کاروبار کر سکتا ہے لیکن اگر کمی ہوتی ہے تو ایک راہ نما مشورے کی اور اس شخص کے پاس بھی سب کچھ ہوتے ہوئے اگر کمی تھی تو وہ بس صرف اسی راہ نما مشورے کی تھی جو اسے حضور ﷺ نے مشورہ دیکر وہ کمی پوری فرمائی۔

اسی واقعے کے تناظر میں اگر آپ دیکھیں تو موجودہ دور میں اسی راہ نما مشورے کا فقدان ہے کیوں کہ آج کل ہمارے بہت سارے دوست احباب ایسے ہیں جو سب کچھ ہونے کے باوجود کاروبار نہیں کر سکتے ہیں کیوں کہ ان کے پاس بھی ایک راہ نما مشورے کی کمی ہوتی ہے۔ اسی راہ نما مشورے کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ہم نے اپنے شمارے میں اس پیج کو مختص کیا ہے گو کہ رسائل و جرائد کی دنیا میں یہ چیز آپ نے نہیں سنی ہوگی۔ لیکن رسائل و جرائد کی دنیا میں نئی سے نئی چیز لانے کی جستجو، رٹی رٹائی چیزوں سے نالاں مزاجی، آپ حضرات کی مدد کا ارادہ اور اللہ تعالی کی رضا کی نیت نے ہمیں اس پر لا کھڑا کیا اور ہمارے ادارے نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اگر ہمارے مشورے سے کسی کا بھلا ہوتا ہوتا ہے تو ایسا نیک کام ضرور کرنا چاہیے۔

اس لیے اگر آپ میں سے کوئی بھی دوست کوئی کاروبار کرنا چاہتا ہے لیکن اسے اپنے لیے موزوں کاروبار کے بارے میں کوئی معلومات نہیں یا اس نے تو موزوں کاروبار کا انتخاب کیا ہے لیکن اسے اس کاروبار کے لیے درکار لاگت کے بارے میں کوئی اندازہ نہیں یا اسے درکار لاگت کے بارے میں اندازہ تو ہے لیکن تمام تر وسائل کے ہوتے ہوئے بھی وہ کسی کاروبار کے کرنے کی ہمت نہیں کر پا رہا ہے یا کاروبار تو شروع کیا ہے لیکن اس کی تشہیر کے بارے میں اور اس کے چلانے کے بارے اس کے پاس کوئی تسلی بخش راہ نمائی نہیں یا اور کوئی کاروبار سے متعلق کوئی بھی ایسی بات ہو جس میں آپ بہتر راہ نمائی کے خواہ ہیں تو ہمیں اپنی مکمل نوعیت لکھ کر بذریعہ ای میل یا واٹس ایپ بھیجیں ہمارے ادارے میں موجود کاروبار زندگی کے مختلف شعبہ ہائے سے تعلق رکھنے والے افراد پر مشتمل کاروباری تھنک ٹینک اس حوالے سے آپ کی علمی اور تجرباتی مہارت کی بنیاد ضرور راہ نمائی کریں گے۔

نوٹ: ادارے کی اس طرح کی تمام تر کوششیں صرف نیک نیتی کی بنیاد پر ہیں لہذا اس حوالے سے تمام تر دیئے جانے والے مشوروں کو قبول کرنے اور رد کرنے میں آپ قارئین آزاد ہیں۔ اور ادارہ کسی بھی مالی لین دین کے نقصان کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔

ہماری زراعت

اللہ تعالی فضل وکرم سے پاکستان کا شمار ان مما لک میں ہوتا ہے جس میں آدھی سے زیادہ آبادی زراعت کے شعبے سے وابستہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ملکی قومی آمدنی کا انحصار بھی زیادہ تر زراعت ہی پر ہے۔

پاکستان کی آبادی جو اس وقت بیس کروڑ تک پہنچ چکی ہے تو ضرورت اس بات کی ہے کہ اتنی بڑی آبادی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہمیں اپنی زراعت مزید بہتر کرنی چاہیئے۔

اور اس حوالے سے کسانوں کو (جو جدید طور طریقوں سے ناواقف ہیں) جدید زرعی آلات اور سائنسی طریقہ کاشت کی تعلیم بھی دینی چاہیئے کیوں کہ ہمارے ملک کا کسان زرعی تعلیم وتربیت سے ناواقف ہونے کی وجہ سے زراعت کے جدید طریقے اپنانے سے ہچکچاہٹ محسوس کرتا ہے

ملک عزیز میں زراعت کے رائج پرانے طریقوں کی وجہ سے ایک کسان زمین سے پیداوارا کی وہ مقدار حاصل نہیں کر پاتا جو

جدید طریقے اپنا کر حاصل کیا جا سکتا ہے

کیوں کہ دیسی ہل زمین میں زیادہ گہرائی تک نہیں جاتا جس کی وجہ سے زمین کے نیچے تک کی زرخیز مٹی استعمال میں نہیں آتی اور جو کاشتکار جدید زرعی آلات استعمال کر سکتے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں تو وہ یا تو مالی اعتبار سے کمزور ہوتے ہیں (جس کے باعث جدید زرعی آلات خریدنے کی سکت نہیں رکھتے) یا انھیں اس بارے میں کوئی صحیح معلومات نہیں ہوتی ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ مشینوں کا استعمال بہت ہی کم ہوتا ہے، ملک میں ابھی بھی کچھ مقامات پر ٹریکٹروں کی جگہ جانوروں سے کام لیا جاتا ہے یعنی مشینوں کا استعمال عام نہیں ہے

کاشتکاری کے نظام کو بہتر سے بہتر بنانے کے لیے چند تجاویز ہیں جو ذیل میں دی جارہی ہیں

پانی کی منصفانہ تقسیم کے حوالے سے مناسب اقدامات کئے جائیں

چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں پر کاشت کے نظام کو بہتر بنایا جائے۔

ایسی بنجر زمین جس پر کاشتکاری ممکن ہے اور وہ ویران ہے اسے قابل کاشت بنا کر کسانوں کے حوالے کی جائے تاکہ اس سے بھی فائدہ اٹھایا جا سکے

نجی و سرکاری زرعی انجینئرنگ ورکشاپس کا انعقاد کر کے ان میں عمدہ اور معیاری کھاد، عمدہ بیج اور کاشتکاری کے متعلق سائنسی طریقہ کار کے بارے میں کسانوں کو معلومات فراہم کی جائیں۔

معیاری پیداوار کے لیے تجویز کردہ تدابیر و اقدامات سے کسانوں کو آگاہ کیا جائے

امداد باہمی کے طریقوں کو فروغ دیا جائے۔

بغیر سود آسان قسطوں پر قرضوں کی فراہمی کو بلا امتیاز یقینی بنایا جائے۔

ضروری زرعی سامان و آلات سبسڈی کے ساتھ فراہم کئے جائیں۔

فصلوں کو لگنے والی مختلف بیماریوں، حشرات الارض اور قدرتی آفات سے تحفظ کے لیے مدافعتی تدابیر کے بارے میں بھی کسانوں کو معلومات دی جائے اور اس حوالے سے ضروری دواؤں وغیرہ کی فراہمی کو بھی یقینی بنایا جائے۔

زبان وبیان

کسی بھی زبان میں قواعد کی رعایت کے ساتھ تکلم اور کتابت بہت ضروری ہے، تاکہ زبان کی اصل قائم رہے ملک عزیز میں مادری زبان کی حیثیت اردو کو حاصل ہے، اردو کے ساتھ جو سوتیلی ماں والاسلوک کیا جارہاہے وہ انتہائی افسوس ناک ہے اردو کے قوانین میں صرف عوام ہی نہیں ، بلکہ خواص کی طرف سے بھی غفلت برتی جارہی ہے، جس کی وجہ سے اردو کا خوب صورت چہرہ مسخ ہورہاہے ایسے میں ضرورت اس بات کی ہے کہ اردو ادب اورقواعد وضوابط پر بھی مضامین لکھے جائیں تاکہ اس باب میں بھی ہونے والی غلطیوں کا سد باب ہوسکے۔ چنانچہ ذیل میں کچھ ایسے الفاظ دیے جارہے ہیں جنہیں لکھتے وقت کاتبین غلطی کرتے ہیں اہل علم کی نظر میں صحت املا مرکبات کو الگ الگ لکھنے میں ہے

غلط	صحیح
کیلیے	کے لیے
جائیگا	جائے گا
جسقدر	جس قدر
خوبصورت	خوب صورت
آجکل	آج کل
قلمکار	قلم کار
عقلمند	عقل مند
بیشک	بے شک
بیخوف	بے خوف
بیوقوف	بے وقوف
بیخیال	بے خیال
بیمثال	بے مثال

ہمقدم	ہم قدم
اسکو	اس کو
انکو	ان کو
تمکو	تم کو
ہمکو	ہم کو

اردو کے وہ غیر عربی الفاظ جن کے آخر میں الف آتا ہے اکثر لوگ ان کے ساتھ غلطی سے (ہا) لکھتے ہیں جو کہ درست نہیں صحیح یہ ہے کہ اِن کو الف کے ساتھ لکھا جائیں جیسے

باجا، بتاشا، بُلبلا، بھرتا، بھٹّا، بھروسا، بھوسا، پالا، پانسا، پسینا، پٹاخا، پتّلا، پھایا، پیندا، تانبا، تانگا، تسلا، تھیلا، ٹِیلا، جالا، چبوترا، چرخا، چمچا، چمڑا، دَلیا، ڈبّا، ڈبیا ڈیرا، راجا، رسّا، رس گلّا، سِرکا، ملغوبا، قورما، سانچا، ڈاکیا، شوربا، ڈھانچا، معما، تماشا، بقایا، تمغا، مچلکا، حلوا، مربا، چغا، خون خرابا، ناشتا، خارا، داروغا، کٹورا، غنڈا، راجا، ڈراما، دھماکا، دھوکا، بھروسا، کلیجا، پتا، باڑا، بلبلا، تارا، گھونسلا، میلا، انگارا، فرما، انڈا، سروتا، سموسا، غبّارا، کُرتا، کمرا، گُنڈا، کوئلا، گندا، گھونسا، گھونسلا، گیندا، مسالا نخرا، ہَنڈا، چھلّا، باڑا وغیرہ۔

بطور استثنا، بعض لفظوں کی املا یہ ہو گی کیونکہ یہ اسی طرح رائج ہیں: نقشہ، کمرہ، زردہ، غبارہ، عاشورہ، خاکہ، بارہ، تکیہ، مہینہ، سموسہ، سقہ، ماشہ، تولہ، آزوقہ، پسینہ، روپیہ، وغیرہ۔

بلبل بے کس کی غربت

چلی اب گل کے ہاتھوں سے لٹا کر کارواں اپنا
نہ چھوڑا ہائے بلبل نے چمن میں کچھ نشاں اپنا

یہ حسرت رہ گئی کیا کیا مزے سے زندگی کرتے
اگر ہوتا چمن اپنا گل اپنا باغباں اپنا

الم سے یاں تلک روئیں کہ آخر ہو گئیں رسوا
ڈوبایا ہائے آنکھوں نے مژہ کا خانداں اپنا

رقیباں کی نہ کچھ تقصیر ثابت ہے نہ خوباں کی
مجھے ناحق ستاتا ہے یہ عشق بدگماں اپنا

مرا جی جلتا ہے اس بلبل بے کس کی غربت پر
کہ جس نے آسرے پر گل کے چھوڑا آشیاں اپنا

جو تو نے کی سو دشمن بھی نہیں دشمن سے کرتا ہے
غلط تھا جانتے تھے تجھ کو جو ہم مہرباں اپنا

کوئی آزردہ کرتا ہے سجن اپنے کو ہے ظالم
کہ دولت خواہ اپنا مظہر اپنا جانِ جاں اپنا

لطیفے

پپو اپنے ابو کے ساتھ سکول جا رہا تھا اس دوران اس کی نظر ایک قصائی پر پڑی جو بکرے کو کان سے پکڑے ہوئے مذبح خانے لے جا رہا تھا۔

پپو اپنے ابو سے: ابو یہ قصائی بکرے کو کہاں لے جا رہا ہے

ابو: بیٹا یہ قصائی بکرے کو مذبح خانے لے جا رہا ہے

پپو: اوہ! میں سمجھا یہ اس کو سکول لے جا رہا ہے۔

..................☆☆☆..................

باپ پپو سے: پپو بیٹا سکول جانا اچھا لگتا ہے

پپو: جی ابا جان سکول جانا بھی اچھا لگتا ہے اور سکول سے آنا بھی لیکن وہاں ٹھہرنا اچھا نہیں لگتا۔

..................☆☆☆..................

مس نے سکول میں ایک بچی سے کہا: کل بڑے سر اگر تم سے سوال کریں کہ تمہیں کس نے پیدا کیا؟ تو تم نے جواب دینا ہے مجھے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔

کل جب بڑے سر کلاس میں آئے تو وہ بچی غیر حاضر تھی۔

بڑے سر نے سوال پوچھا: بچو بتاؤ تمہیں کس نے پیدا کیا؟

پپو: سر جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا وہ آج نہیں آئی۔

..................☆☆☆..................

خاتون: نئی ملازمہ سے تم ہر روز صبح صبح مجھے پانچ بجے اٹھا دیا کرنا۔

ملازمہ: ٹھیک ہے بیگم صاحبہ! بس آپ مجھے اس وقت فون کر کے یاد دلا دیا کریں۔

..................☆☆☆..................

مریض: جس کے گلے کا آپریشن ہوا تھا سسٹر کیا تم مجھے ایک گلاس پانی دے دو گی۔

نرس: کیا تمہیں پیاس لگی ہے۔

مریض: جی نہیں! میں تو بس یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ میرا گلہ لیک تو نہیں کر رہا۔

استاد: ہمیں مشکل وقت میں ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیئے۔

شاگرد: لیکن سر جب ہم ٹیسٹ میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں تو آپ ہمیں سزا کیوں دیتے ہیں۔

..................☆☆☆..................

چوزہ: (مرغی سے) امی انسانوں میں تو بچہ پیدا ہوتے ہی نام رکھا جاتا ہے۔ ہماری برادری میں ایسا کیوں نہیں؟

مرغی: ہماری برادری میں نام مرنے کے بعد رکھے جاتے ہیں جیسے چکن تکہ، چکن بوٹی، چکن کڑاہی، چکن کورمہ وغیرہ۔

موبائل فونیا کی بیماری
بچوں کی کہانی

آج جب نوید کی آنکھ کھلی تو سخت تھکاوٹ محسوس کر رہا تھا اور طبیعت بھی بوجھل تھی منہ ہاتھ دھونے کے لیے اٹھا تو سستی کی وجہ سے جسم بھی پوری طرح ساتھ نہیں دے رہا تھا سو انتہائی بے دلی کے ساتھ اٹھ کر منہ ہاتھ دھویا اور ناشتہ بھی بے دلی سے کیا۔

سکول جانے سے پہلے بار ہا اس کے دل میں ایک ہی خواہش نے بار بار انگڑائی لی کہ کاش آج اسکول کی چھٹی ہوتی، لیکن آج پیر کا دن تھا اور جانا ہر حال میں لازمی تھا۔ نوید کی ماں نے محسوس کیا کہ آج بیٹے کی طبیعت معمول سے ہٹ کر ہے تو پوچھنے لگی نوید بیٹے طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔

کل چھٹی تھی اور سارا دن کھیلنے کی وجہ سے آج تو طبیعت میں تھکاوٹ اور سستی ہو گی ابو نے سر تا پاؤں معائنہ کرنے کے بعد تبصرہ کیا اور سکول جانے کی تاکید کرتے ہوئے خود ڈیوٹی کے لیے نکل پڑا کیوں کہ امتحانات بہت قریب تھے اور نوید شروع ہی سے پوزیشن حاصل کرنے والوں میں شامل رہا تھا لہذا چھٹی کی تو کوئی گنجائش ہی نہیں تھی۔

تبھی ابو نے تاکید کی ماں نے یونیفارم اور بیگ وغیرہ تیار کر کے جلدی سے اسے سکول تیاری کا حکم دیا اور نا چار نوید کو تیار ہو کر سکول جانا پڑا شام کو جب نوید کی سکول سے واپسی ہوئی تو بیگ صوفے پر پٹخا اور جوتے ایک طرف پھینکے اور کہنے لگا میں کل سے سکول نہیں جاؤں گا امی ابو انتہائی حیرانی کے عالم میں اس کے پاس آئیں کیوں کہ ایسا اعلان اس نے پہلے کبھی بھی نہیں کیا تھا یقینی طور پر اس اعلان کے سننے کے بعد امی اور ابو کے کان کھڑے ہونے تھے سو وہ ہو گئے۔

کیا ہو گیا ہے طبیعت تو ٹھیک ہے سکول میں آج کسی سے لڑائی جھگڑا تو نہیں ہوا یا کسی ٹیچر وغیرہ نے سختی تو نہیں کی، ابو نے ایک ہی سانس میں کئی سارے سوالات کر ڈالے باپ جانتا تھا کہ نوید انتہائی ذمہ دار، سنجیدہ، قابل اور محنتی بچہ ہے اور اس کا سکول نہ جانا کوئی اور کہانی بتا رہی ہے ماں نے انتہائی پریشانی کے عالم میں اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔ کہیں بخار تو نہیں ہے میرے لعل کو ادھر نوید تھا کہ خاموش کچھ بول ہی نہیں رہا تھا۔

کل کھیلتے ہوئے کہیں گرے تو نہیں جس کی وجہ سے چوٹ لگی ہو ابو نے پوچھا ایسی کوئی بات نہیں نوید نے جواب دیا پھر لازمی بات ہے تمہیں نظر لگ گئی ہے ماں نے فکر مندی سے کہا اور اس کی طرف رخ کر کے دم کرنے لگی کچھ دیر بعد نوید نے پورے جسم میں درد کا بتایا اور کہا کہ میری کمر میں درد ہے لکھنے کے لیے قلم پکڑنا چاہا تو انگوٹھے میں درد کی وجہ سے قلم نیچے گر پڑی مس نے بھی بہت ڈانٹا بینچ پر صحیح بیٹھا بھی نہیں جا رہا تھا آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا بھی رہتا ہے اور اس طرح کی مزید شکایات نوید کی زبان پر تھیں۔

نوید کے بولنے بعد ابو نے اسے یونیفارم بدلنے کو کہا تا کہ اسے کلینک پر لے جا کر ڈاکٹر کو چیک کروا سکے نوید نے

یونیفارم تبدیل کیا اور باپ کے ساتھ کلینک چل پڑا کلینک پہنچ کر خوش قسمتی سے ڈاکٹر صاحب کے پاس کوئی مریض نہیں تھا علیک سلیک کے بعد نوید کے ابو نے ڈاکٹر سے کہا ڈاکٹر صاحب ذرا میرے بچے کو تو چیک کریں کبھی جسم میں درد کا کہتا ہے تو کبھی گردن میں اور کبھی ہاتھوں کی انگلیوں اور انگوٹھوں میں درد کا کہتا ہے۔

ڈاکٹر نے نوید کی رخ کرتے ہوئے کہا بیٹا کیا نام ہے۔

نوید نام ہے ''نوید نے کہا''

عمر کتنی ہے ''ڈاکٹر نے پوچھا''

تیرہ سال ''نوید نے کہا''

کونسی کلاس ہے ''ڈاکٹر نے پوچھا''

ایٹ کلاس ''نوید نے جواب دیا''

اچھا بتاؤ نوید بیٹا درد کب سے ہے انہوں نے نوید کے سینے پر اسٹیتھو اسکوپ لگانے کے بعد پوچھا اچھا بیٹا زبان باہر کرو آنکھیں پوری اوپر نیچے کر کے چیک کیئے تھرمامیٹر سے بخار بھی چیک کیا

بھوک لگتی ہے یا نہیں نیند کم آتی ہے یا زیادہ تھکاوٹ تو محسوس نہیں ہوتی ''ڈاکٹر نے پوچھا''

ان سوالات کے بعد نوید کے ابو نے کہا ڈاکٹر صاحب صبح سکول جاتے وقت اس نے معمول سے ہٹ کر معمولات کیئے بڑی مشکل سے اسے سکول جانے کے لیے تیار کیا

ڈاکٹر نے نوید کے ابو کی بات سننے کے بعد کچھ دیر سوچنے کے بعد کہا

دیکھیئے محترم آپ کا بیٹا بلکل فٹ ہے اسے کوئی درد نہیں ہے اور نہ ہی اس کو کوئی اور بیماری ہے

لیکن ڈاکٹر صاحب میرا بیٹا بڑا قابل اور لائق بچہ ہے نہ ایسا ہے کہ اس نے کوئی خود ساختہ بیماری بنا رکھی ہے میرا بیٹا جھوٹ بھی نہیں بولتا ہے اور نا ہی اسے بہانے بنانے کی عادت ہے نوید کے ابو نے انتہائی فکرمندی سے کہا

دیکھیئے محترم ڈاکٹر نے کہا

آپ کے بیٹے نوید کے ہاتھ کی ساری انگلیوں کے اور خاص طور پر ہاتھ کے انگوٹھوں کے پورے اندر کو دبے ہیں جس سے یہی پتہ چلتا ہے کہ اسے موبائل فونیا کی خود ساختہ بیماری ہے اور مسلسل موبائل فون پر میسج کرنے اور گیم وغیرہ کھیلنے کی وجہ سے درد کر رہے ہونگے اگر یہ ان چیزوں کا بے جا اور بلا ضرورت استعمال ترک کر دے تو پھر اسے کوئی بھی بیماری نہیں

اور دوسری بات یہ ہے کہ لگتا ہے رات کو بستر پر بھی لیٹتے وقت یہ موبائل کا استعمال کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ ایک خاص سمت میں دیکھنے کی وجہ سے گردن وغیرہ کی تکلیف بھی ہوگئی ہے۔ اور سکرین کی روشنی آنکھوں میں پڑنے کی وجہ سے اسے ذہنی تھکاوٹ اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا بھی محسوس ہوتا ہے

اب آپ خود سوچیں بچوں کی کچی، ناپختہ ہڈیاں جب مسلسل کئی کئی گھنٹے حرکت میں رہیں گی یا یہ بچے اپنی گردن کو ایک سمت میں مسلسل رکھیں گے تو اس قسم کے حالات سے تو واسطہ ہوگا ایک ضرورت کی چیز کو جب سامان کھیل بنا کر اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا جائے تو پھر دس سال کی عمر میں ہی لاٹھی پکڑ کر چلنے کی نوبت آئیگی

دیکھو بیٹا اب کی بار ڈاکٹر نے نوید کو مخاطب کر کے کہا

یہ موبائل فون اور کمپیوٹر وغیرہ صرف ضرورت کے وقت استعمال کرو تا کہ ان جیسی مشکلات سے بچا جا سکے۔ اور اگر یوں ہی استعمال کرو گے، جیسے کہ تم کرتے آ رہے ہو یعنی کبھی گیم کھیلنے کے لیے، کبھی میسج کے لیے تو یاد رکھو اپنی دیکھنے، سننے، پکڑنے کی صلاحیتیں ابھی سے گنوا بیٹھو گے۔

بولو منظور ہے نوید نے نفی میں سر ہلایا

بہت اچھا بیٹے اور یہ یاد رکھنا کہ یہ موبائل اور کمپیوٹر وغیرہ اور اس قسم کی ہر سائنسی ایجاد صرف ضرورت کے وقت استعمال کے لیے ہیں نا کہ یہ سامان کھیل ہیں

نوید نے اپنے ابو اور ڈاکٹر صاحب سے وعدہ کیا کہ وہ اب کبھی بھی ان چیزوں کا بلاضرورت استعمال نہیں کریں گے

تو پیارے بچو آپ بھی وعدہ کریں کہ ان چیزوں کا بلاضرورت استعمال نہیں کریں گے سب کرتے ہیں نا وعدہ۔

جیتے رہو پیارے بچو

رنگ بھریں
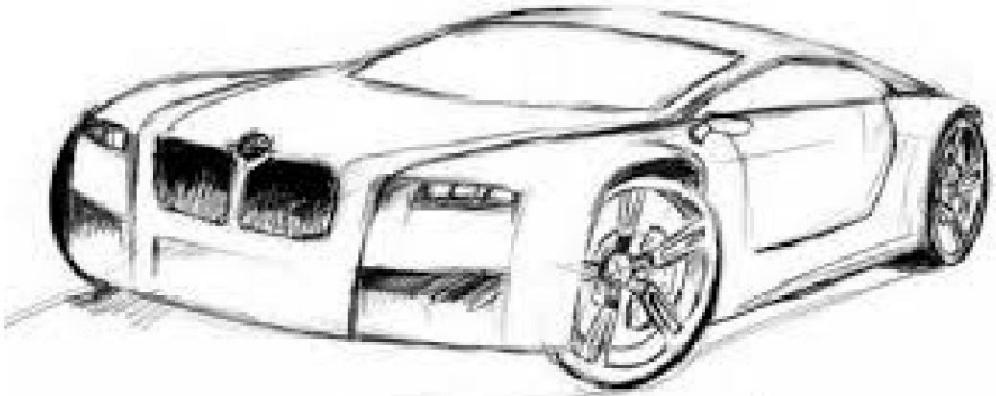
نومسلم خاتون کا قصہ

اس نومسلم خاتون کا کہنا تھا کہ اس نے تقریباً اٹھائیس برس پہلے جرمن ماں باپ کے یہاں جنم لیا اور اس کا نام ''فیرودون'' رکھا گیا۔ اس کا خاندان دین عیسوی کا کوئی زیادہ پابند نہیں تھا۔ لیکن جس بستی میں وہ پیدا ہوئی اس میں کیتھولک فرقے کے لوگ آباد تھے، دینِ عیسوی میں کیتھولک فرقے کے لوگ سخت گیر سمجھے جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ بھی اپنے دین کے بارے میں انتہائی متعصب تھے اور ان کے یہاں بچوں پر بھی بہت سختی تھی کہ وہ گرجا گھروں میں جا کر اپنے دین کی رسمیں پابندی سے ادا کریں۔ جس کے نتیجے میں ہمیں بھی خواہی نخواہی ایسے کرنا پڑتا تھا۔

مڈل کی تعلیم کے دوران ''فیرودون'' کو ایسے مقامی سکول میں داخل کروایا جاتا ہے جو رہبانیت کے لئے خاص تھا، جہاں اس نے تین سال تک تعلیم حاصل کی اور وہیں سے اس نے میٹرک کا سرٹیفکیٹ لیا، اوور پھر اس نے اس یونیورسٹی کی راہ لی جس میں اس نے اپنی تعلیم کی تکمیل کا ارادہ کر رکھا تھا۔

مگر قدرت کی طرف سے اس کے لئے ہدایت پہلے ہی مقدر ہو چکی تھی، اور اس کا دروازہ بہت وسیع بھی ہے، اور انتہائی قریب بھی۔ اس لئے یہ خاتون اپنے گہرے مطالعے، طویل غور و غوض اور سوچ و بچار کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسلام کے خطیرہ قدس میں داخل ہوگئی، اور حق و ہدایت کی صراط مستقیم پر گامزن ہوگئی۔

اب اس نومسلم خاتون سے (جو پچھلے دنوں متحدہ عرب امارات کے دورے پر آئی تھی) ایک انٹرویو لیا گیا جو یہاں کے ایک مشہور روزنامہ میں شائع ہوا۔ نومسلم جرمن خاتون جس کا سابق نام ''فیرودون'' تھا اور اسلام سے مشرف ہونے کے بعد اس کا نام فیرودون حجازی رکھا گیا، کے انٹرویو کا مکمل ترجمہ ذیل میں پیش خدمت ہے۔

س: آپ کا کہنا ہے کہ آپ نے ایسی بستی میں پرورش پائی جس کے باشندے سخت متعصب قسم کے ''کیتھولیکی'' تھے، اس پر مزید یہ کہ آپ نے تین سال تک ایسی مقامی سکول میں تعلیم پائی جو کہ ''راہبات'' کے لئے قائم کیا گیا تھا تو اس وقت اس کیتھولیکی مذہب کے بارے میں آپ کی رائے کیا تھی؟ اور اس کے بارے میں آپ کے احساسات و جذبات کیا کچھ تھے؟

ج: میں نے جب ہوش سنبھالا اور سوچنا شروع کیا تو میں نے اپنے نصرانی دین کے بارے میں کبھی بھی اپنے اندر نہ کوئی کشش پائی اور نہ سکون۔ اور نہ ہی کبھی میں دل سے اس پر راضی ہوئی بلکہ میں اسے اپنے اوپر ایک بھاری بوجھ کی طرح محسوس کرتی تھی۔ اور یوں محسوس کرتی تھی کہ مجھے مجبوراً ایک تھیٹر میں حصہ لینا پڑ رہا ہے۔ یہاں تک کہ مجھے ایک ایسی چیز کا عقیدہ رکھنا پڑتا ہے جس کی میں سرے سے معتقد ہی نہیں تھی، اور بعض اوقات میں ایک ایسی چیز کا عقیدہ رکھتی ہوں جسے میں سمجھ ہی نہیں سکتی، اور محسوس کرتی تھی کہ قصور میرا اپنا ہے۔

س: کیا آپ اس وقت کسی معبود پر یقین رکھتی تھیں؟

ج: یہ عقیدہ تو میں رکھتی تھی کہ اس کائنات کا کوئی خدا ضرور ہے، لیکن اس طریقہ پر نہیں جس پر ہمیں گرجا گھر میں بتایا جاتا تھا کہ وہ باپ، بیٹے اور روح المقدس کا مجموعہ ہے اس عقیدے کو ماننا تو میرے لئے اس وقت بھی ممکن نہ تھا جبکہ میں بچی تھی، اور اس تصور کو قبول کرنے کے لئے میں سرے سے آمادہ ہی نہیں ہوسکتی کہ رب کا بھی کوئی بیٹا ہوسکتا ہے، جس کی لوگ پوجا کریں۔ یہاں تک کہ ان کی اس طرح کی باتوں سے بعض اوقات مجھے سرے سے خدا کے وجود میں ہی شک ہونے لگتا تھا۔ اور میں کسی دین حق کے بارے میں بھی تذبذب میں مبتلا ہوجاتی تھی۔

س: کیا اس دور میں آپ کو اسلام کے بارے میں کچھ معلومات تھیں؟

ج: اس وقت میں اسلام کے بارے میں وہی کچھ جانتی تھی جو کہ جرمن لوگ اسلام کے بارے میں بتاتے ہیں کہ وہ شراب پینے اور خنزیز کا گوشت کھانے سے منع کرتا اور عورتوں کو مارنے کی تعلیم دیتا ہے، وغیرہ وغیرہ اور بس۔

س: اس طرح کی غلط معلومات کے باوجود آپ اسلام کی طرف کس طرح آئیں؟ اور اسے کس طرح قبول کیا؟

ج: شروع میں تو مجھے خاندان والوں کے دباؤ نے ایسا کردیا تھا کہ میں دینوں کے بارے میں کچھ جانتی ہی نہیں تھی، اور جب میری واقفیت محمد (میرے موجودہ شوہر) سے ہوئی تو اس وقت میری حالت یہ تھی کہ میرا اعتبار سب ہی دینوں سے اٹھ چکا تھا۔ اس طرف میں کسی طرح کا کوئی تعلق ہی سرے سے نہیں رکھنا چاہتی تھی۔ لیکن ان سے میں نے اسلام کے بارے میں جو کچھ سنا اور جو کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا تو میں نے اپنا خیال بدلنا شروع کردیا۔ اور عقیدہ توحید وہ سب سے بڑا او ور اہم مرکزی نقطہ تھا جس نے مجھے اسلام کی طرف کھینچا، اور جب مجھے پتہ چلا کہ اس پوری کائنات کا ایک ہی خالق و معبود ہے جیسا کہ اسلام اس کی تعلیم دیتا ہے تو میں نے تہیہ کرلیا کہ میں اسلام ضرور قبول کروں گی۔ اور یہی وہ نقطہ ہے جسے یہ لوگ نہیں اپناتے جس کی وجہ سے پھر یہ لوگ کسی خاص مقصد پر جمع بھی نہیں ہو پاتے۔

اور ان کے مختلف طبقوں میں جس چیز کا دور دورہ ہے، وہ ہے آپس کا بغض اور حسد، غیبت اور چغلی۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ ان لوگوں کی یہ بری خصلتیں میں نے زیادہ تر ان ہی تین سالوں میں دیکھیں، جو میں نے راہبات کے ساتھ پڑھائی میں گزارے۔ چنانچہ روزوں کے دونوں میں ہمیں تو وہ لوگ نہایت گھٹیا قسم کا کھانا دیتے، جبکہ ہم دیکھتے کہ ان کے راہبات کے کمرے بہترین قسم کے کھانوں سے بھرے پڑے ہیں، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی محبت سے متعلق جو باتیں وہ کرتی تھیں وہ محض باتیں ہی ہوتی تھیں۔ عملی اعتبار سے اس کا کوئی نمونہ ہمیں اس پوری مدت میں کہیں بھی نظر نہیں آیا۔

س: مسلمان عورت کے معاملات یورپی لوگوں اور خاص کر وہاں کی عورتوں کے نزدیک نہایت نازک اور موضوع بحث بنے رہتے ہیں کہ ایک تو اسلام نے فطرت کے مطابق عورت کی کامل اور مکمل تعلیم دی ہے۔ اور دوسری طرف جھوٹے پروپیگنڈے کا وہ خوفناک ہجوم ہے جو اسلام کے خلاف مغرب میں کیا جاتا ہے۔ اور وہ بگاڑی ہوئی شکلیں ہیں جو بہت سے لوگ اسلام کو بدنام کرنے اور عام لوگوں کی نظروں کو اسلام سے پھیرنے کے لئے اسلام کے ساتھ جوڑنا چاہتے ہیں۔ تو آپ نے اس اعتبار سے اسلام کو کیسا پایا او ور آخر آپ کس نتیجے پر پہنچی ہیں؟

ج: واقعی ''اسلام میں عورت کے مقام'' کے بارے میں جو غلط باتیں مغرب میں پھیلائی جاتی ہیں وہ طبعی طور ابتداء مین انسان کو ڈرادیتی ہیں، لیکن میں نے ایک ایسی یورپی عورت کی طرح جس نے ایک مسلمان مرد سے شادی کر

رکھی ہے، بلکہ اس شادی سے بھی پہلے دیکھا کہ ایک مسلمان مرد کا سلوک اور معاملہ اپنی بیوی کے ساتھ یکسر مختلف ہے جو اس بارے میں عام طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ اور میری دوسری بہنوں اور سہیلیوں کے احساسات وجذبات بھی بلکل اس طرح کے تھے، تو یہ چیز طبعی طور پر ہمارے خیالات پر بہت اثر کرنے والی تھی، اوور ظاہر ہے کہ ایک یورپی عورت کا ایک مسلمان عورت کے سانچے میں ڈھل جانا ایک بڑا کٹھن اور مشکل معاملہ ہے، اس لیے کہ ایک یورپی عورت جس طرح کی تربیت حاصل کرتی ہے اور جس طرح کے حالات میں زندگی گزارتی ہے وہ یکسر مختلف ہوتے ہیں۔ اور ظاہر بات ہے کہ اس ایک کے اوصاف اور مقاصد دوسری سے بالکل بدل جاتے ہیں۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ جو کردار ایک مسلمان عورت ادا کرتی ہے وہ اس سے بالکل مختلف ہوتا ہے جو ایک یورپی عورت ادا کرتی ہے۔ اور اگر کوئی شخص دونوں کی حالتو ل کے درمیان موازنہ کرنا چاہے تو وہ ضرور بالضرور یہی پائے گا کہ مسلمان عورت، یورپی عورت سے ہر اعتبار سے بہتر ہے، کیونکہ عورت کی آزادی اوور اس کا حقیقی مرتبہ اسلام کے بغیر پایا نہیں جاسکتا۔

س: پردہ جو ایک نازک معاملہ ہے اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ج: شروع میں تو میں یہی سمجھی تھی کی پردے کی پابندی بہت مشکل کام ہے، لیکن جب میں نے اسلام کو اختیار کرنے کا فیصلہ کرلیا تو اس عزم وارادے سے کیا کہ میں پورے کے پورے اسلام کو اپناؤں گی، اور اس کے حصے بخرے نہیں کروں گی، پس جب میں کلمہ شہادت پڑھ کر اسلام میں داخل ہوئی تو میں نے وقت اور دشواری کے باوجود پردہ کو اپنا لیا کہ میں نے عزم کرلیا تھا کہ میں اسلام کو ایک دین کامل کے اعتبار سے پورے کا پورا اپناؤں گی۔ اور اب ایسا نہیں کروں گی کہ کسی جزو کو لےلوں اور کسی کو چھوڑ دوں، اور پردہ چونکہ اس دین کے تقاضوں میں سے ایک ہے۔ اس لئے اس کی پابندی کرنا میرے لیے لازم تھا۔

س: اب تو آپ کو اسلام میں داخل ہوئے اور اس کے احکام پر عمل کرتے، اور اس کے راستے پر چلتے ہوئے کافی مدت ہوگئی ہے، لیکن ۱۹۸۰ء میں جب آپ نے اسلام کو اپنانے کا فیصلہ کیا اور آپ کلمہ شہادت پڑھ کر اس مین داخل ہو گئیں، تو کیا آپ ہمیں یہ بتانا پسند کریں گی کہ اس وقت آپ کو کیسا لگا؟

ج: اس وقت جبکہ میں نے کلمہ شہادت پڑھا اور میں اسلام میں داخل ہوئی تو میں نے اپنے اندر بہت بڑا انقلاب محسوس کیا، مجھے یوں لگا جیسے میں بالکل ہی ایک نئے انسان کے روپ میں آگئی ہوں۔ یہاں تک کہ مجھے اس وقت پوری طرح سے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ میری اس نئی زندگی کا آغاز کیسے ہوگا۔ لیکن اس بات کا مجھے پورا یقین تھا کہ میں نے ایک ایسی چیز کو اپنایا ہے جس کے بارے میں میں آئندہ کبھی یہ نہیں کہہ سکوں گی کہ یہ مجھے پسند نہیں ہے۔ میں نے اس کو اپنایا ہی اس لیے ہے کہ میں اپنی عمر کے آخری سانس تک اسی کے سائے میں رہوں۔ اس لیے اس راہ میں جو بھی کچھ مجھے پیش آیا، میں اسے برداشت کرتی جاؤں گی۔

س: آپ کے خاندان والوں اور آپ کی سہیلیوں پر آپ کے اسلام کا اثر کیسا ہوا؟ اور اس کے بارے میں انہوں نے اس کے بعد کیا مؤقف اختیار کیا؟

ج: جہاں تک میری والدہ صاحبہ کا تعلق ہے، ان پر تو اس بات کا اثر اگرچہ بہت گہرا ہوا لیکن وہ سب سے زیادہ

عقل انسانی کا احترام کرتی ہیں، مگر اس کے باوجود میں ایک عرصہ بعد ہی ان سے بات کی۔ اب الحمد اللہ ان کا مؤقف بہت عمدہ ہے اور ان کی فکر اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ اسلام قبول کرلیں، اور اس راضی اور مطمئن ہو جائیں۔ رہ گئے والد صاحب تو ان کو چیزوں سے سرے سے کوئی لگاؤ ہی نہیں، بلکہ اس بارے میں ان کا رویہ منفی قسم کا ہے۔ باقی رہا معاملہ سہیلیوں کا تو اول تو اس وقت میری کوئی خاص سہیلیاں سرے سے تھی ہی نہیں۔ کیونکہ میں نے ''فرانکفرٹ'' شہر میں ایک گاؤں سے آکر سکونت اختیار کی تھی، لیکن میں اس کی کوشش کرتی رہی کہ جس طرح بھی ہو سکے میں ان میں سے جس سے بھی ہو سکے واقفیت حاصل کرلوں، کیونکہ میں سمجھتی ہوں کہ وہ بھی میری ہی جیسی زندگی گزار رہی ہیں، اور مجھے پختہ یقین ہے کہ اگر کوئی ان سے بات کر کے اسلام کے بارے میں انہیں سمجھا سکے تو وہ بھی جلد ہی اسلام میں داخل ہو جائیں گی۔ جس جگہ ہم رہتی تھیں وہاں کا ردعمل غیر متوقع تھا کہ اس بلڈنگ میں بہت بوڑھی عورتیں رہ رہی تھیں، اور شروع میں انہوں نے پردہ کے مسئلہ کو بہت ہی عجیب و غیر سمجھا لیکن جب میں نے ان کو اسلام کی خصوصیات سے متعلق بتانا شروع کیا اور عقیدہ توحید کی حقیقت ان کے سامنے پیش کی تو انہوں نے بہت زیادہ خوشی کا اظہار کیا، کیونکہ ان کو ایک کم عمر نوخیز لڑکی بتا رہی تھی اور وہ اس بات کا اعتراف کرتی تھیں کہ جو کچھ میں ان کو بتاتی ہوں، یہی حق ہے۔

س: اس میں کوئی شک نہیں کہ یورپ میں بسنے والے تارکین وطن مسلمانوں کو بہت مشکلات اور دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے مگر اس ضمن میں ایک مسلمان عورت کو وہاں خاص طور پر کن مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے؟

ج: ایسی بہنوں کے لیے یورپی ملکوں میں طرح طرح کی مشکلات ہیں۔ پہلی اور بڑی بات تو یہ ہے کہ ان کے دین کو سرکاری طور پر وہاں تسلیم ہی نہیں کیا جاتا۔ حالانکہ بعض یورپی ملکوں میں ان کی تعداد نسبتاً زیادہ ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر جرمنی کو ہی لے لیجئے، جس میں مسلمان ہیں۔ مگر اس کے باوجود اسلام کو وہاں سرکاری طور پر ایک دین کی حیثیت سے اب تک تسلیم نہیں کیا گیا، جبکہ یہودی دین کو سرکاری طور پر تسلیم کیا جا چکا ہے۔ حالانکہ ان کی مجموعی تعداد چالیس ہزار سے زیادہ نہیں ہے۔ اسی طرح مغربی معاشرے میں مسلمان عورت کو اسلامی لباس کی بناء پر بھی بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اور پردے کی وجہ سے ہمیں سڑکوں اور دوسرے عام مقامات پر بھی مذاق کا نشانہ بننا پڑتا ہے۔ اسی طرح ایک مسلمان عورت کے خاوند سے اس کے اسلام کی وجہ سے جس تنگی اور سختی کا برتاؤ کیا جاتا ہے، اس سے بھی مسلمان عورت کو بہت صدمے سہنے پڑتے ہیں۔ اور مزید یہ کہ اپنی اولاد کے بارے میں بھی اس کو ہر وقت یہ خطرہ لاحق رہتا ہے کہ کہیں انہیں اسلام کی نعمت سے محروم نہ کر دیا جائے کہ ان کے دلوں میں زہر کے بیج ڈالنے کی کوشش جاری رہتی ہے۔ اس طرح حلال کھانے کا مسئلہ بھی ہمارے لئے ہمیشہ پریشانی کا باعث رہتا ہے۔ اور مختصر طور پر یہ کہ تمام معاملات ہمارے لئے روزمرہ کے جہاد اور مسلسل دباؤ کی حیثیت رکھتے ہیں، جن سے مغرب کے معاشرے میں ہمیں لگاتار واسطہ پڑتا ہے۔

س: آپ کی رائے میں وہ کیا حل ہیں جن سے ان مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے اور اسی دباؤ اور سختی کا ازالہ کیا جا سکتا ہے؟

ج: پہلی بات تو اس ضمن میں یہ کرنے کی ہے کہ اسلام کو سرکاری دین کے طور پر تسلیم کرایا جائے، اور پھر ساری دنیا کے مسلمانوں کے ذمے یہ امر لازمی ہے کہ وہ یہودیوں کے ان جھوٹے پروپیگنڈوں کے خلاف موثر جواب دینے کی کوشش کریں۔ کیونکہ جب تک مغربی دنیا میں گمراہ کن پروپیگنڈہ رائے عامہ پر اسی طرح اثر انداز رہے گا تو اس کے

لازمی نتیجے کے طور پر ہمارے حالات و معاملات وہاں پر اسی طرح تنگی اور مشکل میں رہیں گے۔ لیکن جن ہم اسلام کے حقائق بیان کرنے اور ان کے جھوٹے پروپیگنڈے کی قلعی کھولنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور اس ضمن میں نشر و اشاعت کے مختلف وسائل سے بھرپور طریقے سے کام لیں گے تو وہ وقت دور نہیں کہ وہ لوگ ہمارے مؤقف کو اچھی طرح سمجھنے لگ جائیں، اور ہمارے ساتھ اپنا موجودہ سلوک اور برتاؤ بتدیل کر دیں، اگرچہ وہ مسلمان نہ ہوں۔ ہمیں اسلامی مدارس کی بھی ضرورت ہے تاکہ ان کے ذریعے ہم اپنے بچوں کے سامنے اسلام کو صحیح صورت میں پیش کرسکیں، اور پوری زندگی کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے نمونے دکھاسکیں، اس کے لیے اس بات کی بھی اشد ضرورت ہے کہ مغرب میں رہنے والے مسلمان باہم متحد ہوں اور ان کے دل ایک ہوں، اور ان کی بات ایک ہو۔ اور اس ضمن میں ان کی ایک ایسی تنظیم ہو جو سب کی نمائندگی کرتی ہو، تاکہ اس طرح وہ جرمنوں کو دین کا قائل کرسکیں۔ پچھلے کئی سالوں سے جرمن لوگ یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو کوئی ایسا لیڈر رہو، جو ان سب کو ایک جگہ جمع کرے اور ان کی نمائندگی کرے، مگر افسوس کہ مسلمان دوسری ہر جگہ کی طرح وہاں بھی مختلف ٹکڑوں میں بٹے ہوئے ہیں۔

س: اس سلسلے میں بعض لوگ یہ حل بھی پیش کرتے ہیں کہ وہاں پر مسلمانوں کے لئے اجتماع کی خاص شکلیں پیدا کی جائیں، یعنی خاص قسم کی ایسی بستیاں اور محلے تیار کئے جائیں، جہاں صرف مسلمان ہی رہیں بسیں، تاکہ نئی نسل درست اور صحیح طریقے پر نشو ونما پاسکے تو اسی طرح کے کسی حل میں آپ کو کوئی فائدہ نظر آتا ہے؟

ج: اگر مسلمان واقعی اس طرح کا کوئی پروگرام بنالیں تو میرے خیال میں یہ اپنے آپ کو جیل میں بند کر دینے کے مترادف ہوگا، جیسا کہ یہود نے ''غیٹو'' میں کیا، اور اسی طرح کی علیحدگی سے ہم گویا اسلام کو زندگی سے بھی الگ کر دیں گے، اور لوگوں سے بھی۔ اور اس کو ایک ایسی آڑ کے پیچھے ڈال دینے کے مرتک ہو جائیں گے، جہاں اس پردے کے پیچھے تو لوگ اسلام کے مطابق زندگی گزار رہے ہوں، مگر اس سے باہر والے اسلام کے بارے میں کچھ نہ جانتے ہوں۔ ہمیں تو یہ چیز مطلوب ہونی چاہیے اور اس میں خوشی محسوس کرنی چاہیئے کہ لوگ ہماری زندگی کی حقیقت کو جانیں، اور ہماری گزران کی تفصیلات کو سمجھیں۔ اور میں خود دیکھتی ہوں کے جرمن لڑکیاں جب ہمارے گھر کو دیکھتیں اور دوسرے مسلمان گھروں کی طرح صاف ستھرا اور با قرینہ اور با سلیقہ پاتیں، تو اس سے وہ طبعی طور پر بہت متاثر ہوتیں، کہ اسلام اور مسلمانوں کا معاملہ تو حقیقت میں اس سے بالکل مختلف ہے، جس طرح کہ ہم نے جھوٹے اور حسد بھرے پروپیگنڈے کے ذریعے سنا ہے، اور مجھے یقین ہے کہ یورپ کے زیادہ تر لوگ اپنی زندگی میں پر سکون نہیں ہیں، اور وہ بہت بڑی مشقت اور تنگی میں مبتلا ہیں۔ پس ہمارے ذمے لازم ہے کہ ہم ایسے موقعوں کی تلاش میں رہیں، جن کے ذریعے ہم ان کو اسلام کی حقیقی پہچان کراسکیں۔

س: آپ کے خیال میں مغرب میں اسلامی دعوت کو پھیلانے اوور اسلام کے وجود کو وہاں تقویت دینے کے لیے اسلامی حکومتوں کی ذمہ داری کیا ہے جو انہیں ادا کرنی چاہیے؟

اس سلسلے میں عام مسلمانوں اور مسلمان حکومتوں کے ذمہ بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے، عام مسلمانوں کے ذمہ تو یہ ہے کہ وہ جب مغرب میں پڑھنے یا کام کرنے کے لئے جائیں تو سب سے پہلے وہ خود اپنے آپ کو اسلام کے نمونے کے طور پر پیش کریں۔ کیونکہ ہم نے جرمن لوگوں کے جو بہت سے اعتراضات اور سوالات سنے ان سب کا

تعلق اسی چیز سے ہوتا ہے کہ تم (نومسلم لوگ) اتنی سختی اور اس قدر تعصب کیوں برتتے ہو، حالانکہ ہم بہت سے (موروثی) مسلمانوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ تمہاری طرح کی سختی نہیں کرتے، اور نہ ہی وہ تمہاری طراح کے مطالبات کرتے ہیں، بلکہ وہ تو بغیر کسی حرج اور تنگی کے شراب بھی پی لیتے ہیں، اور خنزیر کا گوشت بھی کھالیتے ہیں، (والعیاذ باللہ)، اور افسوس کہ بہت سے سلامی ملکوں کے لوگ وہاں جا کر اپنے اسلام کو بھول جاتے ہیں، اور جب واپس لوٹتے ہیں تو اسلام کے بغیر لوٹتے ہیں۔

اور سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ یورپ میں جو کوئی غلطی یا گناہ کرتا ہے اسے اسلام کے سر تھوپ دیا جاتا ہے، اور وہ لوگ اس کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ یہ اسلام ہی کا قصور ہے (العیاذ باللہ) اور اس طراح اس کا نقصان سب مسلمانوں کو پہنچتا ہے۔ رہ گئیں اسلامی حکومتیں تو ان کے لئے سب سے پہلے کرنے کا کام یہ ہے کہ وہ اپنے ڈپلومیسی طریقوں اور سرکاری گفتگوؤں کے ذریعے مغرب میں رہنے والے مسلمانوں کو ان کے حقوق دلوانے کی کوشش کریں لیکن افسوس کہ میں نے اپنی پوری عمر میں کبھی یہ نہیں سنا کہ کسی بھی اسلامی حکومت نے ایسا کرنے کی کوشش کی ہو، اور اس ضمن میں یورپ کے ذمہ داروں سے یہ سوال تک کیا ہو کہ تم اپنے یہاں رہنے والے ان مسلمانوں سے کیوں لڑتے اور انہیں کیوں تکلیف پہنچاتے ہو، اور ان کو ان کے وہ حقوق کیوں نہیں دیتے جو قانون کی رو سے انہیں ملتے ہیں، اور ہمیں یقین ہے کہ اس طرح کی پوچھ گچھ اور اس طرح کے روابط سے مغرب میں رہنے والے مسلمانوں کے حالات میں کچھ بہتری ہوسکے گی۔

دوسری طرف یہ بات بھی اہم ہے کہ اپنے مسلمان بھائیوں سے ہمیں جو مدد درکار ہے اور جس تعاون کی امید کی جاتی ہے وہ صرف یہی نہیں کی بیرونی ملکوں میں اسلام کے لیے کام کرنے والوں کی بس زبانی کلامی تعریف کر دی جائے کہ ان کا کام بہت اچھا اور اہم ہے، کیونکہ محض اس طرح کی باتیں کرنے سے ان کو کچھ فائدہ نہیں پہنچ سکتا، بلکہ ہم ان ملکوں میں اسلام کے لیے کام کرنے والوں کے لیے حقیقی مدد کے خواہش گار ہیں، کیونکہ صحیح معنوں میں اور ٹھوس مدد نہ ہونے کے باعث وہاں کے اسلامی مراکز اور اسلامی مدارس بند ہونے کے قریب پہنچ چکے ہیں۔ اور مسلمانون کے بچے جہالت کے اندھیروں میں رہنے کے خوف میں ہیں۔ اور اس خطرے سے دوچار ہیں کہ تعلیم ہی سرے سے چھوڑ دیں یا پھر ان کلیسائی مدرسوں کے پنجے میں جا گریں جو چاروں طرف پھیلے ہوئے ہیں اور یہ سب اس امداد اور مدد کی کمی کی وجہ سے ہے جو اسلامی مدارس کی جاری رہنے میں درکار رہے، اسلامی حکومتوں کی چاہئے کہ وہ ان ملکون میں اسلام کی حمایت کے لئے فعال اور مؤثر قسم کی پیش رفت کریں، اور وہاں کے مسلمانوں کے حالات معلوم کرنے اور ان کی حقیقی ضرورتوں کا پتہ چلانے کی کوشش کریں، اور ان کی مشکلات کے حل اور ان سے سختی اور تنگی کو ہٹانے کے لئے بھرپور کردار ادا کرین، ورنہ کیا یہ بات قابل قبول ہوسکتی ہے کہ ان ملکوں کے مسلمان اپنے حقوق کے حصول کے لئے ایک اسلامی ملک سے دوسرے ملک میں چکر لگاتے اور کچھ درہم اکٹھے کرتے پھریں۔

مخلوط نظام کے نقصانات

علامہ ابن جوزی نے اپنی مشہور زمانہ کتاب تلبیس ابلیس میں ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ کسی جگہ پر ایک عابد شخص رہا کرتا تھا وہ ہر وقت عبادت میں مشغول رہتا تھا ایک دن ان کے محلے کا ایک شخص ان کے پاس آیا اور عابد سے کہا کہ وہ کچھ دنوں کے لئے شہر سے باہر جا رہا ہے تو اگر آپ میری بہن کے کھانے پینے کا ذمہ لے لیں تو آپ کی مہربانی ہوگی اس عابد نے کچھ دیر سوچنے کے بعد ہامی بھرلی۔

اب ہوتا یہ تھا کہ ہر روز وہ لڑکی اس عابد کے عبادت خانے میں کھانے کے وقت آ کر دروازہ کھٹکھٹاتی تو عابد دروازے کی اوٹ ہی سے اسے کھانا دے دیتا تھا۔لڑکی کھانا کھا کر چلی جاتی تھی ایک وقت تک یہ سلسلہ چلتا رہا۔ایک دن شیطان نے عابد کے دل میں یہ وسوسہ ڈالا کہ وہ لڑکی اتنی دور سے چل کر آتی ہے، دس لوگ اسے دیکھتے ہیں۔تو اسے تکلیف سے بچانے کے لئے کیوں نہ عابد ہی اس کے گھر پر کھانا پہنچا دیا کرے۔

عابد کو لڑکی سے بڑی ہمدردی محسوس ہوئی اور اس نے یہی کرنے کا فیصلہ کرلیا۔چنانچہ اب عابد روزانہ اس کے دروازے پر دستک دیتا اور لڑکی اوٹ سے کھانا لے لیتی اور عابد واپس چلا جاتا۔

پھر شیطان نے مزید وسوسہ ڈالا کہ یہ لڑکی اکیلی ہے، اس کی دلجوئی کے لئے کیوں نہ دروازے پر کھڑے کھڑے اس سے بات کرلی جائے۔اس طرح اس کا دل بہل جائے گا۔

اس مرتبہ بھی عابد نے وسوسے پر عمل کیا اور وہ لڑکی سے باتیں کرنے لگا۔جب کچھ دن گذرے تو شیطان نے پھر اس کے دل میں وسوسہ ڈالا کہ اس طرح باہر کھڑے ہو کر باتیں کرنا تو مناسب نہیں، چار لوگ دیکھتے ہیں۔بہتر یہی ہے گھر میں بیٹھ کر دلجوئی کرلی جائے۔آخر حرج ہی کیا ہے؟

تو عابد اب گھر کے اندر داخل ہو کر اس لڑکی سے بات چیت کرنے لگا بس پھر شیطان کو زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی کیوں کہ حدیث میں آتا ہے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ خلوت نہیں کرتا مگر ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

اور عابد بالآخر گناہ کر بیٹھا جس کے نتیجے میں ایک بچہ بھی پیدا ہو گیا۔اب شیطان نے اس کے دل میں یہ وسوسہ ڈالا کہ اگر اس واقعے کا اس کے بھائی یا کسی اور کو پتہ چلا تو ساری عبادت ریاضت کے باوجود لوگ تجھے مار ڈالیں گے، سو اگر جان پیاری ہے تو دونوں کو قتل کردے، عابد نے لڑکی اور بچے دونوں کو قتل کر کے اسی مکان کے نیچے دفن کردیا۔

کچھ عرصے بعد اس لڑکی کا بھائی واپس آیا اور اپنی بہن کے بارے میں پوچھا۔عابد نے کہہ دیا کہ وہ ایک بیماری کا شکار ہوگئی تھی اس لئے وہ مرگئی اور اسے قبرستان میں دفنا دیا گیا ہے۔

بھائی رو پیٹ کر خاموش ہو گیا کیونکہ اسے عابد پر یقین تھا۔ ایک دن شیطان اس بھائی کے خواب میں آیا اور یہ دکھایا کہ اس کی بہن کی لاش اسی مکان کے نیچے دفن ہے اور اس کا بچہ بھی ہے اور یہ کام عابد نے کیا ہے۔ بھائی نے جب کھدائی کی تو ساری حقیقت سامنے آ گئی۔ اس نے عابد کو قتل کر دیا۔ یوں شیطان نے ایک تیر سے کئی شکار کر لئے۔

اس قصے کے دو پہلو ایسے ہیں جو قابل غور ہیں

نمبر ایک:۔ کسی گناہ سے بچنے کے کام میں اپنے نفس پر اطمنان یعنی اگر عابد اسے منع کر دیتا کہ میں یہ ذمہ داری نہیں لے سکتا کیوں کہ میں بھی بشر ہوں اور گناہوں سے بچنے میں اللہ تعالی کی ذات کا محتاج ہوں تو امید تھی کہ وہ اس لت میں مبتلا نہ ہوتا۔

دوسرا پہلو یہ ہے اور یہی ہمارے آج کے اس مضمون کا عنوان ہے کہ گناہ کے کسی معمولی کام کو معمولی سمجھنا یعنی اگر عابد یہ خیال کرتا کہ ایک عورت کی اس طرح کی ذمہ داری لینا خلوت کی وجہ بن سکتی ہے اور خلوت سے بڑے گناہ میں مبتلاء ہونے کے ڈر سے اس وجہ کو معمولی نہ سمجھتا تو بھی امید تھی کہ وہ اس ذلت سے بچ جاتا لیکن اس نے بھی اسے معمولی خیال کیا اور نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔

یاد رکھیں گناہ کسی بھی شکل میں ہو اسے معمولی نہ سمجھیں کیوں کہ بڑے گناہ کا دروازہ ہمیشہ چھوٹے گناہ سے کھلا ہے۔

یہاں ضمناً ہارون الرشید بادشاہ کا ایک چھوٹا سا واقعہ نقل کروں گا جس نے کسی جگہ کھانے کے لیے پڑاؤ ڈالا تو ان کو معلوم ہوا کہ نمک نہیں ہے چنانچہ انھوں نے ایک خادم کو نمک لانے بازار بھیجا بھیجتے وقت کہا کہ نمک کی قیمت ادا کر کے لانا۔

کسی وزیر نے کہا حضور اتنی معمولی چیز کی قیمت کی کیا ضرورت ہے خادم اگر دوکاندار کو بتا دے کہ بادشاہ کے لیے لے جا رہا ہوں تو مفت میں مل جائیگا۔ ہارون الرشید نے کہا کہ ہرگز نہیں بڑے گناہوں کے پیش خیمہ یہی معمولی چیزیں بنتی ہیں لہذا قیمت دیکر نمک لانا۔

یعنی کسی چھوٹی برائی کو یہ دیکھ کر نہیں کرنا کہ اس سے کیا ہو گا اسی طرح اگر اس واقعے کا اطلاق اگر ہم اپنے معاشرے میں موجود کسی بھی اس قبیل کی برائی پر کریں تو یہ چیز کھل کر سامنے آتی ہے ان برائیوں کی پیش خیمہ یہی چیزیں بنی ہیں شیطان جو ہمارا ازلی دشمن ہے جو مختلف طریقوں سے ہمیں گناہوں کی لت میں مبتلا کرتا ہے تو شروع میں وہ بھی کسی ایسے کام کا سہارا لیکر ہمارے دل میں وسوسہ پیدا کرتا ہے جسے ہم عرف عام میں معمولی سی برائی سمجھتے ہیں۔

مثال کے طور پر وہ تعلیمی ادارے جن میں مخلوط نظام ہے تو نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو اسی طرح ورغلاتا ہے کہ اگر ایک دوسرے کو غلط دیکھیں تو اس سے کیا ہوتا ہے صرف دیکھ ہی تو رہے ہیں۔

جب شیطان اس میں کامیاب ہو جاتا ہے تو ایک دوسرے کے دل میں ہمدردی کے جذبات پیدا کرتا ہے۔ چنانچہ ایک نوجوان صنف مخالف کی معمولی تکلیف پر بھی اس سے ہمدردی محسوس کرتا اور اسے دور کرنا اپنا فرض عین سمجھتا ہے۔ حیلہ وہی کہ یہ تو ایک اچھا کام ہے۔ آخر اس میں خرابی کیا ہے

اگلے مرحلے میں بات چیت کا آغاز ہوتا ہے اور اس کے پیچھے وہی محرک ہے کہ بات چیت میں کیا حرج ہے، یہ تو ماڈرن دور ہے، زمانے کے ساتھ چلنا چاہیے، مخلوط محفلیں وقت کی ضرورت ہے ورنہ لوگ دقیانوسی سمجھیں گے۔

اس کے بعد فون پر گفتگو، چیٹنگ، ایس ایم ایس کا تبادلہ اور بات فیس ٹو فیس ملاقاتوں تک پہنچ جاتی ہے۔ ان سب باتوں کے باوجود ضروری نہیں کہ اس کا منطقی انجام زنا ہی ہو۔ ممکن ہے اس اختلاط کا انجام نکاح ہی ہو لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ

ان خرافات میں مبتلاء نوجوان پھر کسی واضح مقصد، با مقصد زندگی، نیکی کی توفیق اور بڑوں کے احترام بالخصوص ماں باپ کی فرماں برداری سے یکسر غافل ہوجاتے ہیں۔

اور نتیجے میں بے مقصد زندگی، بدکرداری اور طرح طرح کی خرابیوں میں مبتلاء ہوجاتے ہیں۔اور بعض اوقات تو بات شراب وکباب کی محفلوں تک پہنچ جاتی ہے اور بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ وہ صنف مخالف سے شدید محبت کرتے ہیں، اور اس میں سچی محبت کے علاوہ کوئی عنصر نہیں ہے اور ان کا مقصد صرف اور صرف نکاح کرنا ہے اور کچھ نہیں تو یہ بھی محض ایک قسم کے شیطانی پھندے کے سوا کچھ نہیں ہے، تاریخ گواہ ہے کہ ایسے فلسفوں کا انجام بھی بہت خراب ہی رہا ہے۔

تو ضرورت اس بات کی ہے ہم شیطان کے ان وساوس سے خود کو بچائے اور اس کے جھانسے سے بچنے کے لئے کوئی بھی عمل کرنے سے پہلے اس کا تجزیہ کریں اور اپنے رب کی منشا معلوم کریں۔

اگر وہ عمل قرآن وسنت کی روشنی میں درست ہے تو اسے کریں ورنہ اس سے بچیں اور یہ تبھی ممکن ہے کہ ہم قرآن و سنت کا فہم، صلحاء کی صحبت، اچھی کتب کا مطالعہ، اپنے نفس پر قابو پانا اور شیطان کے وساوس سے بچنے کے لیے اپنے رب سے مسلسل دعا کریں گے وگرنہ عکس والا معاملہ ٹھیک نہیں اللہ تعالیٰ ہمیں شیطانی وساوس سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ کے خواب اور ان کی تعبیر

بعض اوقات انسان نیند کی حالت میں ایسی جگہ کی سیر یا بہت سی ایسی چیزیں دیکھتا ہے جو وہ بیداری اور جاگنے کی حالت میں نہیں دیکھ سکتا۔عرف عام میں اسی کیفیت کو خواب کہا جاتا ہے۔

خواب کو عربی زبان میں رؤیا کہا جاتا ہے

یہ دوطرح سے پڑھا جاتا ہے ایک ہمزہ کے ساتھ جیسے رؤیا اور ایک بغیر ہمزہ کے جیسے رویا

رؤیا اور رویت میں لفظی فرق تو رؤیا کے بعد الف کی جگہ تاء کا ہے لیکن اصطلاحی فرق یہ ہے کہ سوتے ہوئے دیکھنے والی کیفیت کو رؤیا اور جاگتے ہوئے دیکھنے والی کیفیت کو رویت کہا جاتا ہے

رؤیا یعنی خواب اور اس کی تعبیر کے وجود اور اس کی حقیقت پر قرآن وسنت کی متعدد نصوص شاہد ہیں۔لہذا اس کی حقیقت کا ہی انکار کر دینا یا خوابوں کی بنیاد پر شرعی نصوص کا انکار کر دینا ہر دو نقطہ ہائے نگاہ افراط وتفریط کا شکار ہیں اور اسلامی نقطہ نگاہ سے کوسوں دور ہیں۔

خلاصۃ التفاسیر میں ہے کہ خواب میں روح جسم سے نکل کر عالم علوی اور عالم سفلی میں (اکثر ایسے مقامات کی) سیر کرتی ہے جو وہ جاگنے میں نہیں دیکھ سکتی ہے اور وہ جو دیکھتی ہے اسے حس روحانی کہنا چاہیے، حس جسمانی صرف حاضر پر حاوی ہوسکتی ہے

اور حس روحانی حاضر وغائب دونوں کا ادراک واحساس کرتی ہے، اس لئے خواب میں ایسے احوال وکیفیات مشاہدے میں آتی ہیں جن سے خود خواب دیکھنے والے کو بڑی حیرت ہوتی ہے، کبھی مسرت انگیز اور کبھی خوفناک تصویریں ذہن میں ابھرتی ہیں اور بیداری کے ساتھ ہی یہ تمام کہانی یکلخت مٹ جاتی ہے۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ خواب یا تو اللہ کی طرف سے بشارت ہوتے ہیں یا پھر نفسانی خیالات اور شیطانی تصورات کا مجموعہ ہوتے ہیں۔ بہر حال وہ خواب جو نیک ہوتے ہیں اور عطیہ خداوندی ہوتے ہیں تو ان کے وجود اور اس کی حقیقت سے فرار نہیں اور وہی آج کے ہمارے اس مضمون کا موضوع بحث بھی ہیں۔ نیک خواب کے بارے میں ارشاد باری تعالی ہے

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ o لَهُمُ الْبُشْرٰى فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ. (سورہ یونس:63،64)

(وہ) ایسے لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (ہمیشہ) تقویٰ شعار رہے۔ ان کے لئے دنیا کی زندگی میں (بھی عزت ومقبولیت کی) بشارت ہے اور آخرت میں (بھی مغفرت وشفاعت کی/ یا دنیا میں بھی نیک خوابوں کی صورت میں

پاکیزہ روحانی مشاہدات ہیں اور آخرت میں بھی حُسنِ مطلق کے جلوے اور دیدار)۔

اکثر مفسرین نے اپنی تفسیروں میں بشارت سے مراد وہ نیک خواب لیے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایمان والوں کو عطا کیے جاتے ہیں

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر روح المعانی میں، امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر طبری میں، قاضی ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ پانی پتی نے اپنی تفسیر مظہری میں، امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر کبیر میں اور تقریباً دیگر تمام مفسرین نے بھی اپنی اپنی تفسیروں میں صراحت کے ساتھ یہ بات درج کی ہے کہ اس قرآنی آیت میں لفظ بشریٰ سے مراد وہ نیک خواب ہیں جو ایمان والے دیکھتے ہیں۔

اسی سورہ یوسف میں حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے

وَ كَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ (سورہ یوسف:6)

اسی طرح تمہارا رب تمہیں (بزرگی کے لئے) منتخب فرمالے گا اور تمہیں باتوں کے انجام تک پہنچنا (یعنی خوابوں کی تعبیر کا علم) سکھائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو ایک طرف جہاں بہت سے کمالات اور معجزات عطا فرمائے، وہیں پر انہیں میں خوابوں کی تعبیر کا علم اور فن بطور خاص عطا فرمایا۔ اور اس بات کا ذکر بطور خاص فرمایا۔ مثلاً بادشاہ مصر اور قیدیوں کے خواب حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے بیان ہوئے۔ آپ نے ان کی تعبیر بیان فرمائی اور اس تعبیر کے مطابق آئندہ واقعات رونما ہوئے۔

اس طرح قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خواب بھی مذکور ہے، جب انہوں نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے فرمایا تھا:

يٰبُنَيَّ اِنِّيْۤ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى. قَالَ يٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ (۱۰۲) فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ (۱۰۳) (سورۃ الصافات)

اے میرے لختِ جگر، میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تجھے ذبح کر رہا ہوں، پس بتا، تیری کیا رائے ہے؟ اسماعیل نے فرمایا، ابا جان، آپ کو جس بات کا حکم دیا گیا ہے، کر گزریئے، آپ یقیناً مجھے صابر و شاکر پائیں گے

پھر اس کے بعد قرآن مجید میں اس خواب کی تعبیر یوں مذکور ہے

فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ (۱۰۳) وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ (۱۰۴) قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا. اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ (۱۰۵) اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ (۱۰۶) وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ (۱۰۷) وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ (۱۰۸) سورۃ الصافات

پھر جب باپ بیٹا دونوں فرمانبرداری پر مستعد ہوئے اور باپ نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹا دیا، تو ہم نے اسے پکارا، اے ابراہیم، (ہاتھ روک لیجئے) آپ نے اپنا خواب سچا کر دکھایا، ہم نیکوں کو اسی طرح جزا دیا کرتے تھے۔ یقیناً یہ ایک بہت بڑی آزمائش تھی (جس میں آپ پورے اترے) اور ہم نے اس کے بدلہ میں بڑی قربانی دی اور ہم نے اسے پچھلوں کے لیے آپ کا ورثہ اور ترکہ بنا دیا۔

اسی طرح آحادیث رسول ﷺ میں ہیں

الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْئًا مِنَ النُّبُوَّةِ

سچا خواب، نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے

صحیح بخاری کتاب التعبیر

ایک اور روایت ہے

لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلا الْمُبَشِّرَاتُ

اب نبوت باقی نہیں رہی (ہاں اس کا فیض) مبشرات کی صورت میں باقی ہے۔

صحیح بخاری کتاب التعبیر

ایک مقام پر فرمان رسول ﷺ ہیں

إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ، قَالَ: فَشَقَّ ذَالِکَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: لَكِن الْمُبَشِّرَاتُ

میرے بعد نبوت و رسالت کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے، اب کوئی رسول آ سکتا ہے نہ کوئی نبی، اور فرمایا یہ دشوار ہو گا لوگوں پر۔ فرمایا لیکن مبشرات ہوں گی

سنن ترمذی ابواب الرؤیاء

بخاری میں ذکر ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ مبشرات کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

وہ نیک خواب جو اہل ایمان کو آتے ہیں۔

صحیح بخاری کتاب التعبیر

اور ان نیک خواب کے بارے میں فرمایا

الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ

نیک خواب اللہ رب العزت کی طرف سے ہوتے ہیں۔

صحیح بخاری کتاب بدء الخلق

طوالت کے خوف سے میں یہاں پر ان چند دلائل پر ہی اکتفاء کروں گا وگرنہ قرآن وسنت میں ان کے علاوہ بھی بہت سارے دلائل موجود ہیں جو خوابوں کے وجود اور ان کی صداقت بیان کرتے ہیں اور ان سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ خواب کے وجود کا انکار وہم کے سوا کچھ نہیں۔

معزز قارئین جیسے کہ آپ عنوان اور مضمون میں عدم مطابقت سے مجبور ہوئے ہوں گے اور اعتراض کریں کہ مضمون کو عنوان کے مطابق کیوں نہیں بیان کیا گیا ہے؟

تو عرض یہ ہے کہ آپ کا یہ اعتراض بالکل بجا ہے اور اس عدم مطابقت کی یہی وجہ ہے کہ ہم اس عنوان کے تحت جو

آنے والے شماروں میں آپ کے خواب اوران کی تعبیر بیان کریں گے تو تمہید کے طور پر اس پہلے شمارے میں خواب اور اس کی حقیقت بیان کی ہے آگے انشاء اللہ اس عنوان کے تحت عنوان کے مطابق چیز لائی جائیگی۔

لہذا آپ نے اگر کوئی خواب دیکھا ہے اوراس کی تعبیر جاننا چاہتے ہیں تو وہ خواب ہمیں بذریعہ ای میل، وٹس ایپ یا دیگر آسان برقی ذرائع پر بھیجیں۔ ان شاء اللہ مستند علماء کی جماعت اس عنوان کے تحت آپ کو آپ کے خوابوں کی تعبیر بتائے گی۔

سورتوں کے فضائل

سورہ کہف

ہر جمعہ کے دن سورہ کہف ضرور پڑھا کریں کیوں کہ اس کی حدیث مبارکہ میں بہت فضیلت آئی ہے۔
نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے گا اس کے لئے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ (پورا ہفتہ) تک ایک نور روشن رہے گا۔ (حوالہ فیض القدیر ۶ / ۲۵۷)
نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کی رات سورۂ کہف پڑھ لیتا ہے اس کے لئے اس کی جگہ اور بیت العتیق یعنی خانہ کعبہ کے درمیان ایک نور روشنی بخشا رہتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ جس طرح سورۂ کہف اتری ہے اسی طرح پڑھ لی تو اس کی جگہ اور مکہ کے درمیان وہ ایک روشنی بکھیرنے والا نور بنی رہتی ہے اور جو شخص اس کی آخری دس آیتیں پڑھتا رہے گا تو اگر دجال نمودار ہو گیا تو وہ اس شخص پر مسلط نہ ہو سکے گا۔ یعنی یہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ جس شخص نے سورہ کہف کی اول دس آیتیں اور دوسری روایت میں ہے کہ آخری دس آیات یاد کرلیں وہ شخص دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ (مسلم شریف)

سورہ سجدہ

نبی کریم ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ
سورۂ سجدہ قیامت کے دن اس طرح آئے گی کہ اس کے دو بازو ہوں گے اور اپنے پڑھنے والوں پر پردہ کرے گی اور فرشتوں سے کہے گی کہ اس شخص پر کوئی راستہ نہیں یعنی اس کو مت پکڑ و اسے چھوڑ دو۔
سورہ سجدہ اور سورۃ تبارک الذی دیگر سورتوں پر ساٹھ نیکیاں زائد رکھتی ہیں۔ (روح المعانی)
ایک دوسری روایت میں ہے کہ
آپ ﷺ سورۂ سجدہ اور سورۂ ملک پڑھے بغیر رات کو نہیں سویا کرتے تھے۔ (ترمذی شریف)
حضرت ابن عمرؓ روایت میں ہے کہ
جو اس سورۂ سجدہ اور سورۃ تبارک الذی کو مغرب اور عشاء کے درمیان پڑھے گا تو گویا اس نے لیلۃ القدر میں قیام کیا۔ (روح المعانی)
نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن نمازِ فجر میں سورہ سجدہ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ (ترمذی شریف)

آپ کا پیغام مدیر کے نام

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام کے ساتھ اور درود و سلام ہو نبی کائنات ﷺ پر
حمد و ثناء کے بعد عرض یہ ہے کہ یہ شمارہ ہمارا پہلا شمارہ ہے گو کہ ہم نے شمارے کو بہتر سے بہتر بنانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ انسان کمزور ہے اور وہ بہتر راہنمائی کا محتاج ہے سو اگر آپ کے ذہن میں شمارے کے متعلق کوئی بہتر مشورہ ہے یا آپ کو شمارہ پسند آیا ہے جس پر آپ ہماری حوصلہ افزائی کرنا چاہتے ہیں ۔ یا شمارے کے کسی عنوان کے تحت کچھ معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔

بذریعہ ای میل، واٹس ایپ، سوشل پیجز، ویب سائٹ کمنٹس باکس یا فون